رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۰

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۴۰

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]

رؤسا و جاگیرداران سے ” [illegible]

عام خریداران سے ” [illegible]

” ” ششماہی [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۳۴۹)

امرتسر یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۔ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

کاشانۂ اہل حدیث صـ۱
انتخاب الاخبار صـ۲
قادیان کے تین زلزلے صـ۳
ویدک تہذیب صـ۵
تائید ترمیمی صـ۷
تقلیدی تجارت صـ۸ علم و عمل صـ۹
ہدایۃ الوریٰ الی اقامۃ الجمعۃ فی القریٰ . . . صـ۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان . . . صـ۱۲
فتاوے صـ۱۳
متفرقات صـ۱۴
ملکی مطلع صـ۱۵
اشتہارات صـ۱۶-۲۰

67538

کاشانۂ اہل حدیث

(از مولوی محمد ابراہیم صاحب گیانپوری)

ہے منور نور سے کاشانۂ اہل حدیث — شان رحمت کی ہے منزل خانۂ اہل حدیث
کشت سنت میں اُگا کیا دانۂ اہل حدیث — حق طلب ہونے لگے دیوانۂ اہل حدیث
زندہ باد اے ساقیِ میخانۂ اہل حدیث — دور میں دائم رہے پیمانۂ اہل حدیث
گندگیِ شرک و بدعت سے ہو کرتا پاک و صاف — جس طرف چلتا ہے دستِ شانۂ اہل حدیث
شمع نور سنت مرسل پہ استقلال سے — ہوتا رہتا ہے فدا پروانۂ اہل حدیث
کھا کے تیغ ظلم بھی ہٹتا نہیں سنت سے دور — ہوش میں رہتا ہے ہر دیوانۂ اہل حدیث

میخانۂ سنت سے لادے ساقیا اک جام پاک
اپنے عاشق کو بنا مستانۂ اہل حدیث

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

مقامی حالات امرتسر میں ۲۴ جولائی کو صبح آٹھ بجے بارش ہوئی۔ اس کے بعد آج ۲۹ تک بارش نہیں ہوئی۔ گرمی پھر بڑھ گئی ہے۔

—— بلدیہ امرتسر نے ملازمین کی وردیاں بنوانے کے لئے سودیشی کپڑا منظور کیا ہے۔

—— امرتسر سب جیل میں ایک قیدی ۱۴ روز سے کچھ کھاتا پیتا نہیں۔ دریافت کرنے پر اس نے بتایا ہے کہ مجھے خود معلوم نہیں کہ مجھے بھوک کیوں نہیں لگتی اس کے وزن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ (قادیانی پریس کیا کہتا ہے؟)

—— امرتسر کے حالات بالکل اچھے ہیں کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار حادثہ نہیں ہوا۔ البتہ شہر کے مختلف چوکوں میں پولیس کی چوکیاں لگی ہوئی ہیں۔ باہر سے زائد پولیس بھی آئی ہوئی ہے جو پیدل و سائیکلوں پر گشت کرتی رہتی ہے۔

لاہور کے حالات لاہور میں اب امن و امان ہے کسی قسم کا کوئی مظاہرہ نہیں ہوتا۔ ۲۷ جولائی سے کرفیو آرڈر کا وقت تبدیل کر کے ۱۰ بجے شب سے چار بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔

—— ۲۸ جولائی کو مسلم رہنماؤں کا متفقہ اجلاس ہوا جس میں تمام مسلم پارٹیوں کا اتحاد ہو گیا ہے۔ (خدا رکھے)

—— حکومت پنجاب کی طرف سے سرکاری و غیر سرکاری معززین کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ۲۰-۲۱ جولائی کو گولیوں سے فوت و مجروح ہوئے ہیں ان کی تحقیقات کرے گی۔

ناجائز کوکین کی برآمد دہلی ریلوے سٹیشن پر پولیس نے ایک مسافر کی تلاشی لی۔ جس کے بستر سے بارہ ہزار روپے کی ناجائز کوکین برآمد ہوئی۔ مسافر کو زیر حراست کر لیا گیا ہے۔

دہلی میں ہیضہ ہیضہ ختم۔ ۲۰ جولائی کو صرف شہر دہلی میں ایک ہفتہ میں ۱۲۸ کیس ہوئے۔ جن میں سے ۵۸ وفات پا گئے۔

دھماکا سے ہلاکت ایسٹ انڈیا ریلوے کی کوئلے کی ایک کان جو بنگال میں آسن سول کے قریب واقع ہے ایک زبردست دھماکا ہونے سے ۲۶ آدمی ہلاک اور ۳۳ مجروح ہوئے۔

دودھ دینے والا بکرا موتی ہاری میں بابو رام بہادر پرشاد ایک بکرا خرید لائے ہیں جو روزانہ ½ سیر دودھ دیتا ہے۔ (موتیہاری کے احباب اسکی بابت مفصل لکھیں)

بیگار بند ضلع میرپور (سندھ) میں اچھوت اقوام سے زبردستی بیگار لی جاتی تھی جواب ممنوع قرار دی گئی ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

اہلحدیث ۲۶ جولائی ص۱۴ پر

حساب دوستاں درج ہے

اگر اسے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو اب ضرور ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجیں یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ **۲۹- اگست سے پہلے پہلے** دفتر ہذا میں ارسال کر دیں ورنہ **۳۰- اگست** کا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جائے گا۔

اور سنئے! اخبار ہذا کا ص۱۴ ضرور ملاحظہ ہو۔ کیونکہ اس میں ان خریداروں کے نمبر درج ہیں جنکو اہلحدیث ۲۶- جولائی وی پی بھیجا گیا ہے۔ (منیجر)

مالیر کوٹلہ میں امن ریاست مذکور میں گرفتار شدہ مسلمانوں میں سے بہت سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور نواب صاحب مع اپنے خاندان کے شملہ چلے گئے ہیں ریاست میں بالکل امن ہے۔

گرمی سے اموات شمالی اٹلی میں شدت کی گرمی پڑنے سے تیس اشخاص نذر اجل ہو گئے۔

بیس سال قید حکومت یونان نے اپنے ایک وزیر کو بغاوت کے الزام میں بیس سال قید کی سزا دی ہے۔

جاسوسوں کی گرفتاری حکومت ترکیہ نے ۳۵ غیر ملکی جاسوس گرفتار کئے ہیں۔

یہود کے اخراج کا حکم حکومت ترکیہ نے یہودیوں کو ان کی شرارتوں کی باعث حدود ترکیہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

—— اٹلی کے ایک بحری جہاز کو سمندر میں ایک ہولناک حادثہ پیش آیا۔ ۲۱ جہازی ملازمین اور بہت سا سامان غرق

—— کابل میں جشن آزادی منانے کے لئے جو ۱۵ اگست سے ۲۱ اگست تک ہوگا زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں اس موقع پر ایک عظیم الشان تجارتی نمائش بھی ہوگی۔

قادیان میں تین زلزلے زلزلہ بہار و کوئٹہ کو قادیانی امت اپنے نبی کی صداقت کے لئے پیش کرتی ہے مضمون بالا ان کا دندان شکن جواب ہے جو بغرض تقسیم اشتہاری صورت میں بھی طبع کرایا گیا ہے۔ شائقین ⅓ کے ٹکٹ (۱/۳ برائے محصول ڈاک ۲/۳ اشاعت فنڈ) میں بقصد طلب کر لیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ثنائی پاکٹ مجلد ضرور ملاحظہ کریں اس میں تمام مذاہب پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین ثبوت دیئے ہوئے ہیں۔ غرضیکہ ایک قابل دید چیز ہے۔ قیمت صرف ۶/ علاوہ محصول ڈاک۔

عرس کے متعلق پنجابی زبان میں ایک نظم مولوی غلام رسول صاحب نے ہوشیارپور سے روانہ کی ہے۔ دیگر شعراء حضرات بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

غریب فنڈ میں سابقہ ۱۹۳ ازسائلین فضل الرحمٰن سے ۱/ عبداللہ سے ۱/ عبدالسلام سے ۱/ شیر محمد سے ۱/ عبدالرحمٰن سے ۱/ محمد امین سے ۱/ فیض الرحمٰن ۶/ چندوڑہ ۶/ کریم عبداللہ ۶/ محمد انور ۶/ عبدالحی ۶/ عبدالعزیز ۶/ عبداللہ ۶/ محی الدین ۶/ میزان ۲۰۳ سائلین مذکورہ کے نام ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین (۹۰) بقیہ فنڈ ۵/ ناظرین سے امید ہے کہ اس فنڈ میں دل کھول کر امداد دیکر عنداللہ ماجور ہونگے۔ کار ثواب ہے۔

ضرورت دعا بوجہ گرمی بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ناظرین باران رحمت کے لئے خدائے کریم سے دعا کریں۔ (مزدور)

نکات مرزئیہ۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کی ایک نئی تصنیف۔ قیمت ۲/ (۲۰۰م) (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

قادیان کے تین زلزلے

مرزا صاحب بڑے ہوشیار اور زمانہ شناس تھے آپ کی امت بھی اسی قدر ہوشیار ہے۔ کوئی موقع نہیں چوکتے۔ جونہی دنیا میں کوئی حادثہ ہوا انہوں نے سر اٹھایا اور فوراً اعلان کر دیا کہ ہمارا دعویٰ ثابت۔ چاول سفید ہوں یا سرخ نہیں بہرحال گول۔ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک ہندوستان میں تین سخت زلزلے آئے۔ ان تینوں زلزلوں کو مرزا اور امت مرزا نے اپنے صدق پر دلیل بتایا۔ پہلے زلزلہ (۴ اپریل ۱۹۰۵ء) کے وقت مرزا صاحب خود زندہ تھے انہوں نے اسی روز (۴ اپریل) ہی کو ایک طویل اشتہار دیا۔ جس میں بحوالہ "تو جان نہ جان میں تیرا مہمان" کھینچ تان کر اپنے الہاموں سے زلزلہ کی پیشگوئی ثابت کی۔ جس کا جواب اسی زمانہ اہلحدیث مورخہ ۱۴ اپریل میں دیا گیا تھا جو ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء کے اہلحدیث میں مکرر نقل ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں زلزلہ آیا تو قادیان سے صداقت مرزا کی آواز اٹھی کہ ہمارے بڑے حضرت کے کہنے کے مطابق یہ زلزلہ آیا ہے۔ اس کا جواب اہلحدیث مورخہ ۹ فروری ۱۹۳۴ء اور ۲ مارچ ۱۹۳۴ء میں دیا گیا اور بذریعہ اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ جس زلزلہ کی پیشگوئی کو زلزلہ بہار پر لگایا جاتا ہے اس کی بابت مرزا صاحب نے صاف لکھا ہوا ہے کہ میری زندگی میں پوری ہو گی۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ جلد ۵ براہین احمدیہ صفحہ ۹۷۔ اب جبکہ کوئٹہ میں زلزلہ شدیدہ آیا تو قادیان میں گھی کے چراغ جلے۔ قادیانی پریس اور قادیانی خلیفہ نے بھی کھول کر اس سے اپنی سچائی کا ثبوت دیا۔ اس لئے ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۵ء میں سوال کیا تھا کہ

> اس قسم کے حادثات کو مدعی کے ساتھ دو وجہ سے تعلق ہو سکتا ہے (۱) ایک یہ کہ اس کے انکار کی وجہ سے ہوتے ہوں۔ (۲) دوم اس وجہ سے کہ اس کی پیشگوئی کے مطابق ہوتے ہوں۔ یہ زلزلے کس قسم سے ہیں قسم اول سے ہیں یا قسم دوم سے؟

ہمارے اس سوال کا جواب صاف لفظوں میں تو قادیان سے آیا نہیں۔ اس لئے ہم خود ہی بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس قسم کے حادثات کو کس وجہ سے اپنی صداقت کی دلیل بتایا کرتے تھے۔ موصوف کی نظم متعلق زلزلہ میں سے ابتدائی اشعار یہ ہیں ؎

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
تم تو ہو آرام میں ہم اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

(حقیقۃ الوحی صفحہ اخیر)

اشعار مرقومہ کے چھٹے مصرعہ میں صاف مذکور ہے کہ زلزلے اور دیگر عذابات مرزا صاحب کی تکذیب کرنے کی وجہ سے لوگوں پر آتے ہیں اور آتے رہیں گے چنانچہ قادیان کے نامی شاعر گویا استاد داغ، مولوی غلام رسول آف راجیکے اپنی ایک تازہ نظم (مشابہ نثر) میں اس دعویٰ کا ذکر کرتے ہیں

یہ دیکھ کر بھی نشان نصرت یہ دیکھ کر بھی نشان عظمت
نہ سوچیں پھر بھی یہ عقل والے تو صدق کیا بے نشاں رہیگا
جو پہلے نبیوں کے وقت آئے ہوئے ہیں ظاہر عذاب سارے
رہینگے جاری یہ تب تلک جب تک یہ جہاں بدستور رہیگا
یہ قادیان ہے نبی کی بستی یہ تخت گاہ رسول حق ہے
خدائے قادر کا ہے یہ وعدہ یہ بلدہ دار الامان[1] رہیگا
خدائی قہری تجلیوں کے ظہور کا ہے یہ وقت عبرت
کہیں زلازل کہیں حوادث کا دور دورہ عیاں رہیگا

(الفضل ۱۱۔ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

ان اشعار میں بھی وہی اظہار ہے جو مرزا صاحب کی مذکورہ عبارت سے عیاں ہے کہ زلزلے اور عذاب مرزا صاحب کی تکذیب اور انکار کی سزا ہے۔ پس اب یہ عذابات اور زلزلے وغیرہ اس آیت کے ماتحت ہوئے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ (پ ۱۰ ع ۱۰) یعنی خدا نے آسمانی فوج بھیجی جس کو تم لوگوں نے نہ دیکھا اور کافروں کو عذاب کیا یہی سزا کافروں کی ہے۔

نتیجہ اگر یہ ارشاد مرزا حق ہے اور اس کے متعلق نائیکی نظم بھی صحیح ہے تو یہ نتیجہ بھی لاریب صحیح ہے کہ اوڈیٹر اہلحدیث (فاتح قادیان) مع اپنے سٹاف اور مع ممبران و کارکنان احرار خدا کے نزدیک مستوجب سزا نہیں ورنہ زلزلہ سے نہ بچتے (اعاذنا اللہ)

احمدی ممبرو! کیا کہتے ہو؟

چونکہ یہ نتیجہ بالکل صحیح اور قابل قبول ہے اس لئے اخبار الفضل کے ہوشیار اڈیٹر نے مرزا صاحب کی تصریحات کے خلاف پہلو بدل کر یوں لکھا کہ

"ہم یہ نہیں کہتے کہ بعض حوادث کا آنا مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت ہے بلکہ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا

[1] احرار کے ہوتے ہوئے بھی دار الامان؟ (اہلحدیث)

مرزا صاحب کی پیشگوئی کے ماتحت ان کا غیر معمولی طور پر آنا اور مسلسل آنا آپ کی صداقت اور خدا تعالیٰ کے زور دار حملوں کا ثبوت ہے۔ (الفضل ۶ جولائی ۱۹۳۵ء)

پس اب یہ مضمون ہماری پیشکردہ دو صورتوں میں سے دوسری صورت میں داخل ہوا۔ یعنی زلزلہ بہار اور زلزلہ کوئٹہ کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے پیشگوئی کی تھی اس کے مطابق وقوع ہوا۔ پس اب مطلع صاف ہے۔

ہم وہ پیشگوئی دیکھنا چاہتے ہیں جو تینوں زلزلوں (کانگڑہ بہار اور کوئٹہ) کی بابت مرزا صاحب نے کی تھی۔ کانگڑہ (پنجاب) میں ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ عظیمہ آیا۔ اس سے پہلے مرزا صاحب نے ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار دیا۔ جس کی روح رواں یہ عبارت ہے۔

عفت الدیار محلہا و مقامہا یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑیگی۔ (اشتہار الوصیت)

جب کانگڑہ میں زلزلہ آیا تو مرزا صاحب نے حسب عادت جھٹ پہلو بدل کر اس اشتہار کو زلزلہ کانگڑہ پر لگا دیا۔ آج بھی اخبار الحکم ۷ جولائی ۱۹۳۵ء میں اس سے کام لیا گیا ہے۔ حالانکہ زلزلہ کانگڑہ اس اشتہار کی تاریخ سے صرف ایک مہینہ بعد آیا تھا۔ اگر عالم الغیب کی طرف سے مخلوق خدا کو تنبیہ کرنی ہوتی تو بہت آسان تھا کہ بجائے طاعون کے زلزلہ کہہ دیتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا کیونکہ یہ لفظ الہام میں نہیں ہاں بعد حدوث زلزلہ نکتہ بعد الوقوع کے ماتحت بات بنائی گئی ہے مفصل اخبار اہلحدیث مورخہ ۔ پرچہ ۱۶ میں ملاحظہ ہو۔

زلزلہ بہار ملک میں طاعون کی روانی دیکھ کر پہلے تو مرزا صاحب کا رخ طاعون کی طرف رہتا تھا۔ زلزلہ کانگڑہ کے بعد آپ کا رخ زلزلوں کی طرف ہو گیا۔ آپ نے ایک قیامت خیز زلزلہ کی خبر دی جس کو بعد انتقال مرزا صاحب ان کے مریدین زلزلہ بہار پر لگاتے ہیں۔ مگر قربان جائیں خدائے قدوس کے جس نے فرما دیا ہے کہ انکار کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں گواہ گزرینگے۔ ٹھیک اسی طرح ہم مرزا صاحب کے دستہائے مبارک کو پیش کرکے ان کے دعاوی کو غلط ثابت کرتے ہیں۔

پس با انصاف ناظرین مرزا صاحب کی ہدایت کے مطابق غور سے سنیں آپ فرماتے ہیں۔

آپ ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیشگوئی ہے بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیشگوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ ص۹۶)

کون نہیں جانتا کہ مرزا صاحب کا انتقال مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا اور زلزلہ بہار جنوری ۱۹۳۴ء میں آیا۔ ناظرین غور کریں چھبیس ۲۶ سال کا فاصلہ کوئی معمولی بات نہیں۔ اتنے فاصلے کو قطع کرکے زلزلہ بہار کو مرزا صاحب کی زندگی میں لے جانا مشکل بلکہ محال تو بیشک ہے۔ مگر ان لوگوں پر سب کچھ آسان ہے جو دمشق سے مراد قادیان ملن جاتے ہیں۔ جس کی بابت یہ شعر موزوں ہے ؎

لطف پر لطف ہے املا میں میرے یار کے یار
ہائے حلی سے گدھو لکھتا ہے سوزے حمار

زلزلہ کوئٹہ ۳۱۔ مئی ۱۹۳۵ء کو یہ زلزلہ آیا۔ امت مرزا نے اس کو بھی مرزا صاحب کی صداقت کا نشان بتایا ہے چنانچہ اخبار الفضل میں مرزا صاحب متوفی کے الفاظ نقل کئے گئے ہیں:۔

"زلزلہ کا نشان خدا تعالیٰ پانچ دفعہ دکھلائے گا۔ اور چونکہ یہ الہام زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوا اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ ابھی تین اور ہیبت ناک زلزلے آنے والے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ پانچ زلزلے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آئیں گے۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ کو شامل کر لیا جائے تب بھی دو زلزلے باقی رہتے ہیں ہر دفعہ کا زلزلہ پہلے کی نسبت زیادہ نقصان دہ اور دہشتناک ہوتا ہے۔"
(الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۵ء ص۷)

اہلحدیث اس حوالے میں جن پانچ زلزلوں کا ذکر ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وحی الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ زلزلے آئیں گے اور پہلے چار زلزلے کسی قدر ہلکے اور خفیف ہونگے اور دنیا ان کو معمولی دیکھے گی اور پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کردے گا یہاں تک کہ وہ تمنا کرینگے کہ وہ اس دن سے پہلے مرجاتے۔ اب یاد رہے کہ اس وحی الٰہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اس ملک میں تین زلزلے آچکے ہیں۔ یعنی ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء اور ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء مگر غالباً خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں شاید چار زلزلے پہلے ایسے ہونگے جیسا کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا واللہ اعلم"
(حقیقۃ الوحی ص۹۳ کا حاشیہ)

اہلحدیث اس عبارت کی تشریح خود مرزا صاحب نے اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۰ پر یوں کی ہے:۔

"پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کیلئے ایک نشان ہوگا اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دیگا اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کرینگے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئینگی ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اور نام بھی ہونگے مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دیجائے اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جو اب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے رب اخر وقت ھذا۔ اخرہ اللہ الی وقت مسمی یعنی خدا نے دعا قبول کرکے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور

چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی اس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی۔ لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء کو بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی مگر یہ ضرور ہو گا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلے سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلائیعنی زلزلہ نمونہ قیامت کی نسبت تسلی دیدی کہ اس میں بموجب وعدہ اخرہ الله الی وقت مسمّٰی ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آ گیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معین ہو گئی۔ منہ۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۰۰ و ص۱۰۱ کا حاشیہ)

اہلحدیث پس اب تو خود مرزا صاحب ہی کے کلام سے ثابت ہو گیا کہ زلزلہ نمونہ قیامت ایسی شرط سے مشروط ہے جس کا تحقق اب ناممکن الوقوع ہے۔ کیونکہ پیر منظور محمد اور اس کی بیوی دونوں اس جہان سے مرزا صاحب کی طرح چل دیئے ہیں۔ پس بحکم اذا فات الشرط فات المشروط سب کارخانہ ہی درہم برہم ہو گیا ؎

آں قدح بشکست وآں ساقی نماند

نہ منظور محمد کے گھر میں عالم کباب لڑکا پیدا ہوا نہ زلزلہ نمونہ قیامت نشان صداقت مرزا واقع ہوا۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے

احمدی دوستو! شرط کے بغیر مشروط کو ثابت رکھ کر کیوں بے وضو نماز پڑھتے ہو؟ ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

نوٹ یہ مضمون اشتہار کی صورت میں بھی ناظم شعبہ اشاعت کی طرف سے شائع ہو گا شائقین تعداد مطلوبہ سے جلد اطلاع دیں امداد اشاعت فنڈ فی سینکڑہ تین آنے محصول چار آنے کل مواذی سات آنے پیشگی ارسال کریں۔

ویدک تہذیب

(از قلم پنڈت آتمانندجی ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

رسالہ "اسلام" کانپور میں شری پنڈت دیوی دت جی بھٹ ایڈوکیٹ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا جواب "آریہ مسافر" لاہور کے مرزائی نمبر مجریہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۴ء کسی پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔ اے نے دیا ہے۔ میں نے تو پنڈت وشوناتھ جی اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر سے درخواست کی تھی کہ لاہور میں میرے ساتھ زبانی مباحثہ کر کے فیصلہ کر لیا جاوے لیکن دونوں اصحاب نے زبانی مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ایسا ہی کالج پارٹی کے پنڈت واچسپتی جی ایم۔ اے نے بھی تقریری مناظرہ سے گریز کیا۔ خیر آریہ مسافر کے مضمون کا مکمل جواب تو پنڈت دیوی دت جی خود دینگے اگر نہیں آریہ مسافر والا جواب ہاتھ لگ گیا۔ اور کسی ہندی یا آریہ اخبار نے اُن کا جواب الجواب شائع کر دیا۔ کیونکہ پنڈت دیوی دت جی بھٹ اُردو نہیں جانتے اور اُن کے ہندی کے مضامین ہندی اخبار شائع نہیں کرتے نیز چونکہ ایڈوکیٹ صاحب نے یہ سب اعتراضات مجھ سے ہی سُن کر آریہ سماج اور ویدوں کو خیرباد کہی تھی۔ اس لئے آریہ سماجی مجیب کے مضمون پر سرسری نوٹ فی الحال میں ہی لکھ دیتا ہوں۔ مرزائی نمبر میں باقی تمام مضامین حضرت مرزا کے متعلق ہیں اور ہونے بھی چاہئیں۔ جیسا کہ مرزائی نمبر کے نام سے ظاہر ہے۔ لیکن "وید کے متعلق چند اعتراضات اور اُن کا جواب" شاید اس تعلق سے مرزائی نمبر میں دیا گیا ہے کہ مرزا صاحب بھی ویدوں کو خدا کا کلام اور منزہ من الخطا الہامی کتب مقدسہ تسلیم کرتے تھے۔ ورنہ اور کسی وجہ سے اس مضمون کا تعلق مرزائی نمبر سے نہیں ہو سکتا۔ خواہ مرزا صاحب اور سوامی دیانندجی دوبارہ بھی جنم لیکر کیوں نہ آ جاویں۔ لیکن ویدوں کو الہامی ثابت کرنا ناممکن ہے۔ بیچارے مرزائیوں اور آریہ سماجیوں کی کیا ہستی ہے جو ویدوں کو الہامی ثابت کر سکیں۔ دریا میں بہتے ہوئے کالے ریچھ کو کمبل سمجھ کر پکڑنے والے کی طرح میں تو ویدوں کی حیا سوز اور مخرب الاخلاق تعلیم کو شائع کرنے سے بدیں خوف اجتناب اختیار کرتا ہوں کہ ویدوں کی تعلیم سے عوام کے اخلاق پر بُرا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔ چنانچہ پوسٹ آفس بٹالہ کے پوسٹل کلرک پنڈت ...... نے وید پر عمل کر کے اپنی سگی دختر نیک اختر کو حاملہ کر ڈالا تھا اور کچہری میں یہی بیان دیا تھا کہ ہمارے مذہب میں ایسا کرنا جائز ہے۔ اسی خوف سے کہ عام ہندوؤں میں ویدوں کی یہ تعلیم سرایت نہ کر جائے میں تو اجتناب کرنا چاہتا ہوں لیکن اب ہمارے آریہ سماجی احباب کملی کی شل میرا پیچھا نہیں چھوڑتے اور اسی مضمون کو بار بار دُہراتے رہتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ؎

ہر چند بشوئی پلید تر گردد

والا حال ہو گا۔ پنڈت وشوناتھ جی لکھتے ہیں کہ:-

"کیول (صرف) تھوڑی سی لوکک (زمینی) سنسکرت پڑھ لینے سے ہی ویدوں کا ارتھ کرنے لگ جانا ٹھیک نہیں معلوم دیتا۔"

غرض یہ ہے کہ خود پنڈت وشوناتھ جی اور سوامی دیانندجی بھی تو زمینی سنسکرت پڑھے ہوئے تھے نہ کہ آسمانی۔ پھر اس بارہ میں سائل اور مجیب دونوں برابر ہیں۔ کیا مجیب آسمان سے خدائی سنسکرت پڑھ کر اُترے ہوئے ہیں۔ جو ایڈوکیٹ صاحب کو یوں طعنہ دیتے ہیں؟ ایڈوکیٹ صاحب پنڈت وشوناتھ جی سے کہیں زیادہ سنسکرت دان ہیں۔ پنڈت وشوناتھ جی رگوید ۳۔۳۱۔۱ کا جس میں باپ کو اپنی سگی بیٹی سے آب پاشی کرنے کی اجازت دی گئی ہے یہ جواب لکھتے ہیں کہ:-

"اس منتر کی نرکت میں دیا کھیا (تشریح) کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر پتا کا پتر نہ ہو اور صرف پُتری (بیٹی) ہی ہو تو پتا (باپ) جب پُتری کا دان یعنی وواہ (بیاہ) کرتا ہے تو اُس (بیٹی) کا پہلا لڑکا خود لے لیتا ہے۔"

میں پنڈت جی کے جواب کا تبصرہ صرف یہی لکھتا ہوں کہ "جھوٹے پر خدا کی لعنت"۔ اگر نرکت کی کسی عبارت سے پنڈت وشوناتھ

ماسٹر جی کے پیارے حالات۔ قیمت حصہ اول ۳ (۳۳) دوم ۳/ سوم ۳/ کل ۶/ (منیجر اہلحدیث)

۴ اور نیز دعا ہی کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

صاحب یہ ثابت کر دکھلائیں کہ

"پتا (باپ) جب پُتری (بیٹی) کا دان یعنی
ووِاہ کرتا ہے تو اُس کا پہلا لڑکا خود لے
لیتا ہے"

تو میں ایڈوکیٹ صاحب سے نہ صرف اعتراض واپس لینے کی درخواست ہی کروں گا بلکہ وید پرچار فنڈ میں کچھ چندہ بھی دلوا دوں گا اور پنڈت جی کو پیٹ بھر کھیر بھی میں کھلاؤں گا۔ ورنہ ناظرین کرام سمجھ لیں کہ آریہ سماجی لوگ کس طرح جھوٹ بول کر پردہ پوشی کیا کرتے ہیں اور عذر گناہ بدتر از گناہ کی زندہ مثال ہیں۔ دوسرا سفید جھوٹ پنڈت وشونا تھ جی ایم۔ اے یہ بولتے ہیں کہ:۔

"شری سائن آچاریہ جن کو سب لوگ سکالر
مانتے ہیں۔ انہوں نے بھی اس منتر میں سورج
اور اُشا (شفق) کا ورنن مانا ہے"

میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ جھوٹے پر لعنت۔ اگر پنڈت جی سائن کے ترجمہ میں سے سورج اور شفق کا فرضی استعارہ دکھلا دیں تو پیٹ بھر مٹھائی انعام ورنہ اپنی ڈگریوں کے واسطے دروغگوئی سے باز آئیں اور ایم۔ اے کی ڈگری کو بدنام نہ کریں۔ نرکت کا جو ترجمہ ڈاکٹر لکشمن سروپ صاحب کا مجیب نے پیش کیا ہے وہ نہ صرف غلط ہی ہے بلکہ کذب ہے۔ لفظ [illegible] کا لغوی ترجمہ "داہ پراپنے" مصدر سے لے جانے والا ہے لیکن اس وید منتر میں "دہنی" لفظ سے باپ ہی مراد ہے۔ چنانچہ شری سائن آچاریہ جن کو سب لوگ سکالر مانتے ہیں لکھتے ہیں کہ:۔

ترجمہ۔ بلا بیٹے والا جو باپ بیٹی کو دیگر کل میں
لے جاتا ہے وہ "دہنی" کہلاتا ہے۔ وہ باپ
شاسن کرتا ہے وغیرہ۔

(۳) ایڈوکیٹ صاحب نے یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۱ جس میں یجمان کی بیوی کو گھوڑے کے ساتھ .... کرنے کی تلقین کی گئی ہے پیش کر کے بقول سوامی دیانند جی خدائی ترجمہ شت پتھ براہمن کی زبردست شہادت بھی گنوائی تھی نیز اتھروید ۳۔ ۲۳۔ ۴ جس میں عورتوں کو بیل سے .... کرانے کی تلقین اور تعلیم دی گئی ہے۔ نیز اتھروید کانڈ ۲ سوکت ۲۔ منتر ۱ و ۲ و ۳ جن میں آدمیوں کے اعضائے مخصوصہ کو ہاتھی۔ گدھے۔ گینڈے۔ آسٹریلین ویلر گھوڑوں اور جنگلی بھینسوں کے اعضائے مخصوصہ کے برابر بڑھ جانے کی آشیرباد دی گئی ہے پیش کئے تھے۔ اس کے جواب میں آریہ سماجی مجیب شری پنڈت وشوناتھ جی نے یہ لکھا ہے کہ:۔

"وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک (کتاب) ہے
اس (وید) میں سب ودیاؤں (علوم) کا بیان
ہے۔ اگر کسی ستھان پر کام (کوک) شاستر کا
ذکر آ گیا تو اس میں کوئی ہرج کی بات نہیں ہے
"سائنس آف سیکس" کو دنیا کا کوئی بھی مہذب
ملک بُرا نہیں کہتا" (بلفظہ)

یعنی عورتوں کا گھوڑوں اور سانڈوں۔ سے ذلیل ابہام کروانا اور خدائے آریان کا انسانوں کے لنگ ہاتھی گھوڑے گدھے گینڈے وغیرہ حیوانوں کے اعضائے تناسل جتنے بڑھ جانے کی آشیرباد دینا پنڈت وشوناتھ جی کے خیال میں ویدک زمانہ کی نہایت اعلیٰ تہذیب تھی جس کی طرف آریہ سماج دنیا کو واپس لوٹانا چاہتی ہے ؎

گر ہمیں مکتب است و ہمیں مُلا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

خدا ایسی ویدک تہذیب سے بچائے۔ ویدک تہذیب کو اچھی طرح جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" ضرور ملاحظہ فرماویں قیمت ۸ آنہ۔

بقیہ مضمون از صفحہ

دکاندار نہیں ان پر جمعہ فرض نہ ہو۔ اے خدا کے بندو عقل سے کام لو۔ اس آیت کا مطلب وہ نہیں جو آپ نے سمجھا۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ مسلمانو اگر بیع ہی کر رہے ہو تو اذان نماز جمعہ سن کر بیع ترک کر دو۔ اور بیع کا نام اس واسطے خاص کیا کہ وہ اروج الاسباب ہے یعنی اس کو بھی چھوڑ دو اور اللہ کی یاد کی طرف چلو۔ ہاں ایک اثر مرتضوی جو لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع ہے۔ مگر اس سے شہر کی شرطیت ثابت نہیں۔ کیونکہ ایک تو موقوف (قول) ہے جو صحیح بھی نہیں۔ صحیح بھی ہوتا تو بمقابلہ مرفوع حجت نہیں۔ چہ جائیکہ ائمہ نے اس اثر کو ضعیف بھی کہا ہے چنانچہ امام نووی نے کہا ہے متفق علی ضعفہ یعنی اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا گیا ہے۔

اور صاحب فتح القدیر نے اس اثر مرتضوی کی نقل کے بعد لکھا ہے۔ کفیٰ بقول علیؓ قدوۃ و اماما لیکن وہ حدیث مرفوع جو آنحضرتؐ سے علیؓ نے دربارہ رفعیدین حاکم میں روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب نازل ہوئی سورہ کوثر تو آنحضرتؐ نے جبرئیل سے فرمایا کہ نحر کیا ہے جو حکم کرتا ہے مجھ کو اس کے ساتھ رب میرا کہا جبرئیل نے کہا جب تو تحریمہ باندھے نماز کا اٹھا دونوں ہاتھوں کو اور ایسا ہی جب تو رکوع جاوے اور جب رکوع سے سر اٹھائے۔ یہ نماز ہماری ہے اور نماز تمام فرشتوں کی جو سات آسمانوں میں ہیں۔

فتح القدیر والوں نے اس میں نہیں فرمایا۔ کفیٰ بحدیث علی فی رفع الیدین قدوۃ و اماما۔ اس لئے کہ رفعیدین آپ کے امام کے نزدیک جائز نہیں تقلید شخصی کا پابند کبھی حدیث نبوی اور حکم قرآنی پر عمل نہیں کرتا۔ اسی لئے تقلید بمقابلہ نص شرک ہے

اس کے بعد ایک اور عرض سن لیجئے کہ اصول فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ حکم قرآنی کے مقابلہ میں خبر واحد ظنی پر عمل جائز نہیں اور عموم کتاب اللہ کی تخصیص خبر واحد سے ناجائز ہے اور یہ نص پر از خود زیادتی کرنے کی مانند ہے اور یہ زیادتی قرآن کو منسوخ کرتا ہے اور زیادتی ساتھ خبر مشہور یا متواتر کے جائز ہے اور کتاب اللہ کے مقابلہ میں خبر واحد رد کی جاتی ہے کیونکہ قرآن قطعی ہونے کی وجہ سے مقدم ہے اور مسلم الثبوت میں یہی لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک عموم کتاب اللہ کی تخصیص خبر واحد سے جائز نہیں جب تک کہ کسی قطعی سے اس کی تخصیص نہ ہو چکی ہو۔ دیکھو اب آیت قطعی الدلالت کی تخصیص اثر موقوف سے ہو رہی ہے جو قول علی رضی اللہ عنہ کا ہے چہ جائیکہ خبر واحد مرفوع سے بھی جائز نہیں اور متواتر اور مشہور

ahmadimuslim.de

تائید ترمیمی

الجحدیث ۲۸ جون میں ایک مضمون نگار مولوی داؤد (شگراوہ) نے علماء اہل حدیث کو توجہ دلائی تھی کہ کتب حدیث کی خدمت کریں۔ شروح لکھیں، حواشی لکھیں وغیرہ۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب عقیل مئوی اعظم گڑھی نے اس پر کچھ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (مدیر)

۲۸ جون ۳۵ء کے پرچہ الجحدیث میں مکرمی مولوی محمد داؤد صاحب دام مجدہٗ کا مضمون "جماعت الجحدیث کیا کر رہی ہے" نظر سے گزر کر دل میں اتر گیا۔ مضمون کے اخیر میں آپ نے نامہ نگاران جماعت کو بھی تائید مزید کے لئے متوجہ فرمایا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ نے بات کام کی کہی اور تحریک کارآمد و مفید تر پیش فرمائی ہے جس کی تعمیل جماعت کے لئے از حد ضروری اور باعث ذاتُ المرامی ہے۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان۔

لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کام (صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث پر حاشیہ و شرح لکھنا یا بطرز جدید تدوین وغیرہ کرنا) جماعت کی طرف سے ہونا چاہئے یا بطور شخصی اگر شخصی طور پر منظور ہے تو ہمارے سرتاج و فخر اہل حدیث حضرت مولانا شیر پنجاب مدظلہٗ نے جو نوٹ دیا ہے اس پر میرا بھی صاد ہے۔ "نہ لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ آوے چوکھا" لیکن اگر کوئی مجھ سے یہ پوچھے کہ کیا کوئی مدرس اپنے زمانہ تدریس میں اس اہم کام کو بطریق احسن نباہ بھی سکتا ہے تو میں یقیناً لاجواب ہو جاؤں گا۔ ممکن ہے حضرت فاتح قادیان مدظلہٗ اپنی حاضر جوابی سے کوئی جواب دے سکیں۔ اور اگر جماعت کی طرف سے ہونے اور کرانے کا منشا ہے تو اس سے قبل بطور مبادیات بعض اور کام کرنے ضروری ہیں جن کا مفصل اظہار میں نے اپنے ایک اہم مضمون "نالۂ دلگداز" میں بطریق احسن کیا ہے۔ جو دہلی کے اخبارات کو بھیج چکا ہوں جسے ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب کیوں ذاتُ المرامی نہیں ہوئی (خدا خیر کرے)

نامہ نگاروں کی اکثریت سے پوچھئے کہ کیا گذرتی ہے۔ ممکن ہے مدیران اخبار و ایڈیٹران رسائل کو اس سے بھی زائد مصائب کا سامنا ہو مثلاً بعض مضامین کا سلسلہ دو دو اور تین تین برس تک کسی خاص مصلحت کے ماتحت جاری رکھ کر اوراق اخبار کو پُر کرنا پڑتا ہو وغیرہ ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔ بہرکیف اس جملہ معترضہ کے بعد گذارش ہے کہ جب تک قابل اعتماد تنظیم جماعت نہ ہوگی کوئی اجتماعی و جمہوری معتدبہ کام ہونا معلوم۔ اور ہمارا جہاں تک تجربہ ہے تنظیم جماعت کے نام ہی سے بعض حضرات گھبرا اٹھتے ہیں۔ (گو بلاوجہ ہی سہی) لیکن ہم نے اپنے خیال سے اس کی ایک جدید و آسان ترین صورت اپنے مضمون "نالہ دلگداز" میں پیش کی ہے۔ خدا کرے وہ شائع ہو کر منظر عام پر آوے اور مفید جماعت و کارآمد اہل حدیث ہووے ؎

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ہاں ہمارے محترم مولوی محمد داؤد صاحب نے اپنی ضرورت پیش کردہ کا حل جن اسمائے گرامی سے وابستہ فرمایا ہے میں تہ دل سے اس کی تائید کرتا ہوں کہ بلاریب ان میں بعض حضرات اس سے کہیں زیادہ خدمت دین کے نہ صرف لائق و اہل ہیں بلکہ ذمہ دار و جواب دہ بھی ہیں۔ خداوند کریم انہیں توفیق بخشے کہ وہ اپنے فرائض منصبیہ کا احساس فرما کر نہ صرف جماعت و مذہب بلکہ خود اپنی ضرورت اخروی پوری کرنے کے لئے کمربستہ ہو کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔ فی الحال ضرورت داعی ہے اگر انہوں نے اس کا استقبال فرمایا اور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندہ جاوید کا کوئی نسخہ اپنے لئے صحاح ستہ وغیرہ میں تجویز کر لیا تو گوئے سبقت لے گئے۔ خدا کرے میرے منظر انتخاب سے قبولیت کی آواز آوے۔ فی الحال اتنے ہی پر اکتفا اور اس شعر پر اختتام ہے کہ ؎

ایسا جی کہ بعد مرنے کے — یاد تو کوئی گاہ گاہ کرے

مگر ساتھ ہی جماعت اہل حدیث کی خدمت میں دست بستہ گذارش کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرات منتخبین یا علمائے اہل حدیث بھی تو انسان اور بابا آدم ہی کے گندم خور اولاد ہیں۔ ضروریات زندگی انہیں بھی دامنگیر ہے۔ ان کے بھی بی بی بچے اور خانگی تعلقات ہیں۔ انہیں بھی روپیوں پیسوں یا کم از کم قوت لایموت و اسباب مایحتاج کی احتیاج و ضرورت ہے۔ آخر جب جماعت کی فرمائش و ایماء پر ایک اہم و معتدبہ کام کریں گے تو کیا جماعت کا اولین فرض نہیں ہے کہ ان کی ضروریات زندگی میں ان کا ہاتھ بٹائے تاکہ وہ کسی قدر اطمینان و دلجمعی کے ساتھ اس خدمت کو بطریق احسن انجام دینے کے قابل ہو سکیں۔ درانحالیکہ جب ایک معمولی مضمون ریش کے متعلق دس روپے بطور انعام پیش کئے جاتے ہیں تو کیا اس مفید ترین و مہتم بالشان کام کے لئے صفر ہی صفر۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ میرا تو خیال ہے کہ "خدمت حدیث فنڈ" یا "تصنیف فنڈ" کے نام سے خاص ایک فنڈ کھولا جائے۔ جس سے محشی و شارح اور مصنف حضرات کی امداد مایحتاج بھی کی جاوے اور بعد تکمیل اشاعت بھی۔ لہٰذا میں خود اس فنڈ کے افتتاح کی پُر زور تحریک کرتا ہوا بطور خود ۵ روپے دینے کا وعدہ بھی کرتا ہوں بشرطیکہ کام ہو اور کماحقہ ہو۔ اور اس وقت انشاء اللہ مزید امداد بھی کی جا سکتی ہے۔ فقط۔

ہم بھی دیگر مضمون نویسوں سے دست بستہ استدعا کرتے ہیں کہ جماعت کی اصل چیز جو درحقیقت اس کی جان اور روح رواں ہے وہ صرف تنظیم و تشبیک ہے پھر اس کے بعد جماعت جو کام بھی چاہے گی کرے گی اور وہ انشاء اللہ ہو کر رہے گا۔ لہٰذا نامہ نگاروں اور مضمون نویسوں کو اس کی طرف خاص اور متفقہ توجہ کی ضرورت ہے۔ السعی منا والاتمام من اللہ

عقیل مئوی کان اللہ لہ

اہلحدیث تنظیم کا لفظ ایمان کی طرح اسلامی اصطلاح میں بہت محبوب ہے اس لئے ہر جماعت اسے پسند کرتی ہے بلکہ بعض تو اپنے نام کا جزو بنا لیتی ہیں۔ لیکن عمل اس کے خلاف ہوتا ہے چند افراد باحیثیت یا

(۸۵)

بے حیثیت تبع ہو کر ایک طریق پسند کرکے سب لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ اس کی پیروی کریں۔ اس موقع پر میں اہل علم کے سامنے ایک منطقی قاعدہ پیش کردوں تو غالباً مفید ہوگا افراد متفقۃ الحقیقت کے جواب میں تمام مشترک نوع ہوتا ہے مگر مختلفۃ الحقیقت کے لئے جنس قریب کبھی جنس بعید کبھی جنس ابعد جو مفہوم بھی ان افراد مختلفہ کو جامع ہو پیش ہونا ضروری ہے وہاں نوع کو پیش کرنا علم و عقل کے خلاف کرنا ہے۔ تنظیم کرنے والے اس منطقی اصول کو بھول جاتے ہیں اس لئے دھکے کھاتے ہیں۔

خدا سب کو ہدایت کرے اور توفیق دے۔

تقلیدی جسارت

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب ابن شیر خدا دیوبندی کا دعوےٰ ہے کہ پہلا غیر مقلد شیطان ہے کیونکہ اس نے بلا دلیل آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا اس لئے وہ مردود و ملعون ہوا۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے الفاظ یہ ہیں:۔

"عالم میں پہلا ظلم اول جرم پہلی نافرمانی ابتدائی کفر ارتداد بے ایمانی فسق گناہ کبیرہ ترک تقلید ہوا بدترین کفار و مرتدین و مجرمین کا سردار سارے فساق اور حرام کاروں کا افسر اعلیٰ وہ جو سب سے پہلے غیر مقلد ہوا یعنی شیطان ابلیس ملعون نے خدائے قدوس کے اس حکم کو کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرے بے دلیل تسلیم نہ کیا۔ تسلیم القول بلا دلیل ہی تقلید ہے یعنی کسی قول کو بلا دلیل تسلیم کرنا مان لینا یہ تقلید ہے۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے اس قول مذکور کو بلا دلیل تسلیم و قبول نہ کیا بلکہ دلیل کا مطالبہ کیا۔ یعنی شیطان کو اول غیر مقلدین اور عدم تقلید کو سرچشمہ ضلالت اور کفر کہنا صحیح ہے یا نہیں؟"

(العدل گوجرانوالہ)

اس کے جواب میں فرعون کا قصہ قابل ذکر ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا قد جئتکم ببینۃ من ربکم فارسل معی بنی اسرآئیل یعنی بلاشبہ میں تم لوگوں کے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزہ لیکر آیا ہوں تو (اے فرعون) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کردے۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ قال ان کنت جئت بآیۃ فأت بھا ان کنت من الصدقین۔ یعنی واقع میں اگر کوئی معجزہ لیکر آیا ہے (اور اپنے دعوے میں) تو وہ (معجزہ) لاکر دکھا۔ فرعون نے موسےٰ علیہ السلام کے قول کو بلا دلیل تسلیم نہیں کیا بلکہ دلیل کا مطالبہ کیا۔ فالقیٰ عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین ونزع یدہ فاذا ھی بیضاء للنظرین۔ یعنی اس پر موسیٰ علیہ السلام نے زمین پر لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صریح ایک اژدہا ہے اور اپنا ہاتھ (باہر) نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھنے والوں کی نظروں میں چمک رہا ہے"

غور کیجئے اگر فرعون کا مطالبہ کرنا بے جا ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام معجزہ دکھاتے کیوں؟

ناظرین! مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے جوش تعصب میں شیطان کو اول غیر المقلدین بتایا حالانکہ شیطان کا فعل ترک تقلید نہ تھا بلکہ ترک حکم تھا۔ جس کی وجہ سے وہ ملعون فاخرج منہا فانک رجیم کہکر راندۂ درگاہ کیا گیا۔ یہاں جواباً یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ دلیل سے سوال کرنا بلکہ عدم تقلید کو سرچشمہ کفر و ضلالت کہنا فرعون جیسے شقی ازلی سے بھی بڑھی ہوئی جسارت ہے۔

العدل والو! کیا تمہاری ایمانی غیرت کا یہی تقاضا ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؎

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(راقم ابو رضا عبد اللہ اعظمی مدرسہ فیض عام مئو ضلع اعظم گڈھ)

اہلحدیث مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کی بہت پرانی تحریر پر آپ نے مواخذہ کیا ہے۔ شائد ابھی نظر سے گذری ہے۔ پرانے جواب کے علاوہ ایک جدید جواب ہمیں سوجھا ہے۔ دلیل طلب کرنے والا تو بقول موصوف غیر مقلد شیطانی گروہ میں داخل ہوا۔ مگر بے دلیل کام کرنیوالا (بحکم لا برھان لہ بہ) مقلد مشرک ہوا۔ ناظرین میں سے کوئی صاحب تکلیف کرکے سوال نامہ درج سے جواب لیکر بھیجدیں درج اخبار کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

ؔ فخسق من امر ربہ دیکھو (پ ۱۵ - ۱۳)

علم و عمل

(از حافظ عبد اللہ بیاد م ہیڈ جامعہ عربیہ دار السلام عمرآباد مدراس)

علم صاحب علم کے لئے زینت اور شرافت ہے۔ فنون علم و ادب کو تلاش کر خدا تجھے کامیاب کرے۔ اے علم کے تلاش کرنے والے کتنا بہترین علم تو جمع کرتا ہے جسکے مقابلے میں موتی اور سونے کی کچھ حقیقت نہیں۔

برادران محترم! آج ہماری نظروں کے سامنے ایسی اقوام موجود ہیں جن کی ایک زمانہ میں کچھ حقیقت ہی نہ تھی۔ ان کے مسکن جنگل کی جھاڑیاں اور پہاڑوں کے غار تھے۔ ان کی غذائیں جنگل کے پھل اور پتیاں تھیں ان کے لباس وحشی جانوروں کے چمڑے تھے اور ان کی اخلاقی حالت اس شعر سے بھی بدتر تھی ؎

نو چیدن و پھاڑیدن و جامہ دریدن
کتا ز تو بلی ز تو جندز تو آموخت

بہرکیف وہ لوگ ہر قسم کی جہالت و بربریت سے متصف تھے۔ چند دن بھی گزرنے نہ پائے کہ ان میں تہذیب و تمدن کی لہریں اوٹھتی ہوئی نظر آنے لگیں ان کے زمین دوز مسکن بلند محلوں میں بدل گئے۔ ان کی جنگلی غذائیں بھی عمدہ لذیذ و شیریں نعمتوں سے مبدل ہوگئیں ان کے مرغنے اور غیر موزوں لباس بجائے چمڑے کے دیباج و حریر ہوگئے۔ آج دنیا ان کے اس انقلاب پر ششدر و حیران اور اس کی حقیقت میں متفکر و پریشان ہے۔ آئیے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ان لوگوں نے کس طرح ترقی حاصل کی۔

اس قوم میں ایک بڑا محقق پیدا ہوا اس نے سوچا کہ خدائے تعالےٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان ہر قسم کی ترقی حاصل کرسکتا ہے۔ کیونکہ

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

اللہ تعالیٰ نے اسے غور و فکر کا مادہ عطا کیا ہے آخرکار ایک دن اس نے اپنی قوم کے روبرو پرجوش تقریر کی۔ دوران تقریر میں کہا کہ "کسی ہیرے کی پوری آب و تاب اور چمک دمک کا حال اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو چاروں طرف سے اس کو تراشا نہ جائے اور کسی پتھر پر گھس کر اس کو جلا نہ دی جائے۔ اسی تراش و خراش کے بعد اس کی اصلی قدر و قیمت اور حقیقت ظاہر ہوتی ہے"۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں اپنی بدتر حالت کو درست، مفلسی، غلامی سے نجات اور اپنی زندگی کو بہترین بنایا انہوں نے اپنی خاص تدبیر پر عمل کیا اور اپنے نصب العین پر پہنچنے کے لئے کمال درجہ کی جد و جہد کی۔ مقرر موصوف نے اپنا آخری جملہ اس طرح کہا۔ جس زندگی کا خاکہ ہمارے دماغ میں آچکا ہے اس کو حاصل کرنے کی غیر متناہی کوشش کرنی چاہئے ورنہ ہمیں ترقی و عروج نصیب نہ ہوگا:

حضرات! آئیے میں اس وقت آپ کی توجہ تاریخ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ تاریخ کی ورق گردانی کریں تو تاریخ بار بار اسی خیال کو دہراتی ہوئی ملے گی کہ دنیا میں ہر قوم اسی وقت گامزن ہو سکتی ہے جب وہ اپنے لیڈر کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے۔ اور علم کے ساتھ عمل بھی کرے۔ علم کوئی بھی ہو بغیر عمل کے اپنے عالم کو کامیاب نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص صرف سائنس کے قطرے معلوم کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو یقیناً وہ شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اسلام نے انسان کا پہلا کام علم اور عمل بتایا ہے اور علم ہی کو مابہ الامتیاز کا آلہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا یہ مضمون بھی اس کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کے فضل و کمال کا انکار تھا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم عطا فرمایا جو فرشتوں کو نہ تھا تو فوراً مان گئے اور تعالیٰ کے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ الخ سنتے ہی سر تسلیم خم کر کے سربسجود ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابتداءً علم ہی نے انسان کو فضل اور کمال کے درجہ تک پہنچایا اور علم ہی نے حضرت آدم کو ایک ممتاز ہستی ثابت کر دیا۔

اگر کوئی طالب حق بے لاگ اور خالی الذہن ہو کر تاریخ علم کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ جس وقت سردار کونین رہبر عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم کا ظہور دنیا میں ہوا تو اس وقت دنیا میں قتل اور غارت گری کا بازار گرم تھا اور تہذیب و تمدن کا کوئی ضابطہ اور قانون نہ تھا۔ زبردست زیردستوں پر ہر قسم کا ظلم روا رکھتے تھے۔ لیکن حضور اکرم نے مبعوث ہوتے ہی ان کو ہر ایک قسم کی معاشرتی، تمدنی اور سیاسی تعلیم بدرجہ اتم دی اور خود عملی حیثیت سے بھی بہترین نمونہ بن کر دنیا کو دکھا دیا۔ اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اس تعلیم کی عملی تصویر کھینچ کر اپنی ہر طرح کی کامیابی تمام عالم کے سامنے پیش کر دی اور آج ان کا نام تاریخ کے صفحات پر آفتاب کی طرح درخشاں نظر آ رہا ہے۔ اسلام کے تفوق کی وجہ اس کی اپنی تعلیم ہے جو انسان کو مادی اور روحانی دونوں ضرورتوں کو حاوی ہے۔ دراصل قرون اولیٰ کی شاندار کامیابیاں صرف اسی وجہ سے تھیں کہ انہوں نے اللہ اور رسول صلعم کی تمام تعلیمات و احکام پر پابندی سے عمل کیا اور انہی کو اپنا نصب العین اور دستور العمل بنایا۔ بالآخر اپنی پرزور طاقت ایمانی سے دنیا کو حیران کر دیا۔ آج تقریباً چودہ سو سال گذر گئے، علم کا جو پودا حضور اکرم صلعم نے لگایا تھا وہ کچھ نہ کچھ موجود رہا۔

اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ اسلام نہ صرف دنیا داری کی تعلیم دیتا ہے اور نہ صرف دینداری کی۔ نیز اسلام کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ تم دنیا اور دین کے تمام تعلقات نظر انداز کر کے صرف اللہ اللہ کرو اور اوراد و وظائف میں اپنی عمریں صرف کرو۔ اور یہ بھی غرض نہیں کہ خدا اور رسول صلعم سے رشتہ توڑ کر شارع کے تمام احکام بھول کر فقط روپیہ کمانے میں لگ جاؤ۔ نہیں بلکہ خدا اور رسول نے جتنے احکام صادر کئے ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی بسر کرو۔

برادران محترم! غور کیجئے زمانہ گذشتہ کے نیک لوگ جن کا نام اس دنیا میں آفتاب کی طرح چمک رہا ہے ان کی ترقی اور شہرت کی کیا وجہ ہے؟ میرے نزدیک اس کی ایک اور صرف ایک وجہ ہے وہ یہ کہ انہوں نے جو کچھ علم سیکھا اس پر عمل پیرا بھی ہوئے۔ صرف بڑی کتابوں کی ورق گردانی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس قسم کے لوگوں کو اسلام نے نہایت ہی نفرت کی نظر سے دیکھا ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا الخ دور جدید میں بھی انسان کو کمال درجہ تک پہنچانے کا یہی واحد ذریعہ ہے کہ انسان جو کچھ سیکھے اس پر عمل بھی کرے۔ رسول اکرم صلعم اور آپ کے صحابہ کرام باوجود ہر طرح کی ظاہری بے سروسامانی کے اس زمانے کی بہترین متمدن سلطنتوں کے مقابلہ میں صف آرا ہو گئے اور اپنی زبردست قوت ارادی اور عملی قوت سے آرام طلب اور عیش پرست اقوام کو شکست فاش دیکر ہمیشہ کے لئے ان کو سلا دیا۔

رسول خدا محمد صلعم کے پاس نہ بندوق تھی نہ توپ نہ ہوائی جہاز تھے نہ ڈائنامیٹ۔ صرف ایک ہی ایک اوزار تھا جس کے استعمال سے مخالفین کی تمام ہمتیں شکست اور حوصلہ پست ہو گئے۔ اس اوزار کا نام عمل ہے جس کا استعمال ترک کر دینے اور اسکو بھول جانے کی وجہ سے آج مسلمان تنزل میں پڑے ہیں نہ آج مسلمان کا وہ رعب باقی رہا اور نہ ہی وہ اقتدار جس کے ساتھ ہمارے اسلاف بدرجہ اتم متصف تھے۔ عمل ہی سے غلبہ، طاقت، قدرت، کامیابی، دولت، ہمت، اور عظمت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر کوئی نعمت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کامیاب زندگی کے متمنی کے لئے لازمی ہے کہ احکام رب کی اطاعت کرے اور اپنی قوت عمل کو منشائے ربی کے مطابق حرکت دے۔ اس طرح نفس کی برائیوں سے بچکر دنیا کی ہر بھلائی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اگر انسان عمل کے بغیر کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کی یہ تمنا کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی یہ آرزو قانون رب کے خلاف ہے۔ برادران ملت!

کفریات مرزا۔ مرزائیت کی تردید میں ... (۴۶) ... کتاب ہے

ahmedimuslim.de

علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کیجئے۔ تحصیل علم کی خاطر چین تک بھی چلے جائیے۔ تجارت کی غرض سے افریقہ و امریکہ تک پہنچ جائیے۔ غرض جہاں بھی جائیے اپنے خالق حقیقی اور دین کو فراموش نہ کیجئے۔ اپنے ہر ہر قدم پر اسوہ رسول صلعم کو مدنظر رکھئے۔ طالب علم کے لئے رسول اکرم نے فرمایا:۔

من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة وان الملٰئكة لتضع اجنحتها رضیً بطالب العلم وان العالم يستغفر له من في السمٰوٰت ومن في الارض والحيتان في جوف الماء۔ ترجمہ: جو شخص طلب علم کے لئے قدم اٹھاتا ہے خداتعالیٰ اس کو جنت کے رستوں پر لے چلتا ہے۔ فرشتے اس کی رضامندی کے لئے اپنے پر زمین پر بچھا دیتے ہیں۔ نیک عالم کے لئے آسمان و زمین کی ساری چیزیں حتیٰ کہ مچھلی بھی پانی کے اندر دعائے مغفرت کرتی ہے۔

موجودہ وقت میں مصیبت عام ہونے کی صرف یہی وجہ ہے کہ اس زمانے کے بہت سے عالم بے عمل ہیں۔ کیا عالم باعمل کے لئے رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلعم کی یہ خوشخبری کافی نہیں؟ آپ نے فرمایا۔ فضل العالم على العابد كفضلي على ادناكم۔ پھر آپ نے دوسری جگہ فرمایا ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور ایک جگہ فرمایا نوم العالم افضل من عبادة الجاهل۔ مطلب یہ ہے کہ جاہل عبادت کرتا ہے لیکن اس کی اور عالم کی عبادت میں فرق ہے وہ یہ کہ عالم خدا کو اچھی طرح پہچانتا ہے اور اسکے اٹل قانون توحید کو کماحقہ سمجھ جاتا ہے جس کی بدولت کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ جیسا کہ فضل العالم الخ والی حدیث بخوبی ثابت کر رہی ہے بہرحال علم ایک بے بہا اور غیرفانی دولت ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

علم کی دولت ہے ایسی لازوال
جس کے آگے گنج قاروں کیا ہے مال

عالم باعمل کی فضیلت قرآن کریم سے بھی ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ انما يخشى الله من عباده العلماء۔ یعنی عالم ہی خداتعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اگر کوئی عالم بظاہر حقیر و ذلیل نسب سے ہی کیوں نہ ہو وہ معزز سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جاہل آدمی کتنے ہی بڑے خاندان سے تعلق رکھتا ہو پھر بھی لوگوں کے نزدیک حقیر و ذلیل شمار کیا جاتا ہے۔

مسلمانو! خوب کوشش کر کے علم حاصل کرو اور اپنے بچوں کو بھی علم سکھاؤ۔ تم کو جتنا علم ہے اس پر خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی علم کی طرف متوجہ کرو۔ بغیر عمل کے علم بے پروبال ہے۔

هداية الورى الى اقامة الجمعة فى القرى

(از مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ پنجاب)

اس زمانہ میں بعض علماء اہل الرائے نے فتوے دے رکھا ہے کہ نماز جمعہ دیہات والوں پر فرض نہیں اور اگر کوئی گاؤں میں ادا کرے تو وہ بعد نماز جمعہ کے احتیاطاً چار رکعت ظہر پڑھے۔ میں کہتا ہوں کہ اولہ صریحہ صحیح باعلیٰ صورت منادی ہیں کہ نماز جمعہ اور ہر مکلف کے بدوں مستورات کے ہر حالت میں بدون سفر و مرض و غلامی ہر جگہ میں شہر ہو یا گاؤں یا کوئی اور آبادی خواہ جنگل میں ہو یا پانی کے کناروں پر اور حاکم مسلمان ہو یا کافر جماعت کے ساتھ فرض ہے اور جماعت کے لئے دو آدمی کافی ہیں۔ ایک امام اور ایک مقتدی۔ جیسا کہ نمازوں میں ایک مقتدی کے ساتھ جماعت منعقد ہو جاتی ہے۔ اور جمعہ کے تارک کے حق میں وعید شدید وارد ہوئی ہے جیسا کہ کتب حدیث میں بسط موجود ہے۔ بھلا اس امر قرآنی سے جو متناول ہر فرد مومن ہے۔ يا ايها الذين آمنوا اذا نودي للصلوٰة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع زیادہ دلیل اور حجت واضح تر اور کیا ہوگی۔ اسمیں کوئی تخصیص شہر کی نہیں بلکہ عموم امکنہ کی مفید ہے۔ اور نیز اس آیت میں تمام مومنین مخاطب ہیں خواہ شہر میں ہوں یا گاؤں میں یا جنگل میں یا پانی کے کناروں پر غرض جہاں آبادی ہو وہاں ہی نماز جمعہ فرض ہے اور جماعت دو آدمی سے منعقد ہو جاتی ہے کوئی چالیس اور تین کی حد نہیں۔ اور اس آیت میں ان شرائط کا جن کی فقہا نے کتب فروع میں تفصیل کی ہے اور صحت جمعہ کے لئے ان کو شرط ٹھہرایا ہے کہاں ذکر ہے اور اگر ان شرائط کا کسی حدیث صحیح میں جو صالح احتجاج ہو اور عموماً کتاب اللہ کی تخصیص بھی کر سکے ذکر ہے تو وہ حدیث کہاں ہے۔ ایسی حدیث متواتر یا مشہور چاہئے۔ تب صالح تخصیص عموم کتاب اللہ ہوگی۔ جیسا کہ کتب اصول میں مصرح ہے اگر ایسی حدیث نہ ملے تو صحیح متفق علیہ ہی ہی اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو حدیث مرفوع ہی سہی جس کی ایک دو ائمہ مشہورین میں سے کسی نے تصحیح کی ہو بھلا ایسی دلیل کا وجود کہاں۔ الغرض اس آیت میں خطاب عام ہے تمام مومنوں کو خواہ شہری ہوں یا دیہاتی یا جنگل میں رہنے والے یا پانی کے کناروں پر بسنے والے۔ ہاں اگر دیہاتی اہل ایمان سے نہیں تو نہ پڑھا کریں۔ ہمارے بھائی حنفیہ کرام تو بہت کوشش کر رہے ہیں کہ يا ايها الذين آمنوا سے دیہاتیوں کو خارج کر کے جمعہ کی فرضیت ان سے دور کی جاوے اور اگر بیع کے لفظ سے ہمارے بھائیوں نے شہر سمجھ رکھا ہے تو یہ باطل ہے اس لئے کہ یہاں بیع کا چھوڑنا اس لئے فرمایا کہ جمعہ کے وقت اگر بیع بھی مسلمان کر رہے ہوں تو چھوڑ کر آجائیں خواہ وہ اپنے شہر میں ہو یا دیہات میں یا جنگل میں۔ اور اگر اس سے یہ مراد لی جاوے کہ بیع کرنے والوں پر ہی جمعہ فرض ہے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ جو اصحاب حرفت و پیشہ شہر میں ہیں ان پر نماز جمعہ فرض نہیں۔ مثلاً معمار، بڑھئی، جولاہہ، دھنیے، زراعت پیشہ یا درزی یا مولوی لوگ جو دکاندار نہیں یا اور کسب کرنے والے مثلاً کاتب یا لوہار یا ٹھیکہ دار یا تمام ملازم سرکار جو شہر میں

ahmadmuslim.de

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۴)

گذشتہ ہفتے سے مدینہ طیبہ کے حرم ہونے کی بحث ہو رہی ہے۔ آج ناظرین بقیہ بحث پڑھیں۔ جو درج ذیل ہے۔ (مدیر)

چنانچہ درمختار فقہ حنفیہ مسلمہ مستندہ مولوی نعیم الدین کے ص۱۷۹ میں مرقوم ہے۔ لاحرم للمدینۃ عندنا۔ یعنی مدینہ حرم نہیں ہے ہمارے نزدیک" اسی طرح دیگر کتب فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے۔ پس کس گھڑے میں ہیں مولوی نعیم الدین جن کا بڑے زور سے فیضان رحمت ص۲۵ میں یہ دعویٰ ہے کہ میں اہلسنت وجماعت مقلد حنفی المذہب ہوں اور مجھ کو سوائے تقلید کے اور چارہ نہیں۔ اور فرائد النور ص۲۰ و ۲۱ میں دوسروں کو نمائش کرتے ہیں کہ فقہ حنفی چھوڑتے شرم آنا چاہئے اپنی فقہ حنفی کی پیروی کیجئے"

حیف اس تقلید و کذابی پر جو احادیث حرم مدینہ طیبہ کی آڑ میں تقلید حنفی المذہب کی بھی ناک کاٹ دی اور مولانا شہید مرحوم کو مورد الزام بیہودہ کا اتہام لگا کر سب وشتم روافض سے بھی زائد کیا گیا۔ جو فی الواقع درپردہ امامنا المعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر شرک عائد کیا گیا۔ معاذ اللہ تعالیٰ من ہذا الجہل والخبث

؎ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

حالانکہ حقیقت میں جن مقامات کا حرم محترم ہونا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے جس طرح قبروں چلوں تھانوں کے مقامات پرستش کے صحراء و حوالی مزارات کو مثل حرم پاک خانہ کعبہ کے کر لینے کو تقویۃ الایمان میں ارشاد فرمایا گیا ہے وہ بیشک داخل شرک ہیں۔ بخلاف مدینہ طیبہ کے کہ حرم محترم ہونا احادیث صحیحہ سے منصوص ہے۔

قولہ ص۱۵۷۔ یہ تو ان بدنصیبوں کو کیا معلوم ہوگا روضہ طاہرہ کعبہ مکرمہ بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ علامہ عابدین شامی ردالمحتار ج ۲ ص۲۹۶ میں فرماتے ہیں۔ فان الکعبۃ افضل من المدینۃ ما عدا الضریح الاقدس وکذا الضریح افضل من المسجد الحرام وقد نقل القاضی عیاض وغیرہ الاجماع علی التفضیل حتی علی الکعبۃ وان الخلاف فیما عداہ ونقل عن ابی عقیل الحنبلی ان تلک البقعۃ افضل من العرش وقد وافقہ السادات البکریون علی ذلک۔ جس روضہ پاک کا یہ مرتبہ ہے اسکی زیارت کے لئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا شرک بتایا جائے خدا کی پناہ"

اقول۔ پھر اسی غرض شرکیہ کے لئے تو مولوی نعیم الدین نے روضہ مطہرہ کو کعبہ مکرمہ ومعظمہ اور عرش معلیٰ سے افضل بتا کر اس کے سامنے دعا کرنا مرادیں مانگنا بتایا اور اس کے خلاف کہنے والوں کو بدنصیب کہا حالانکہ یہ وہ شرک ہے جس کے متعلق جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرا کر فرمایا۔ اللھم لاتجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔ رواہ مالک فی الموطا ص۹۴۔ یعنی اللہ نہ بنا دیجیو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب ہوا اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر جنہوں نے کر لیا اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ" اور خود مولوی نعیم الدین نے بھی اپنے رسالہ اسواط العذاب ص۲۵ میں لکھا۔

چھٹی حدیث میں اس سے بھی زیادہ صراحت ہے کہ ارشاد فرمایا میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے اللہ کا سخت غضب ہے اس قوم پر جس نے انبیاء کی قبور کو مساجد بنایا۔ اس حدیث نے بتا دیا کہ قبروں کو مسجد بنانے کے یہ معنے ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے یا کم از کم انہیں قبلہ بنا کر ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔ اور اسی وجہ سے حضور نے یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائی، اور اس سے اپنی امت کو باز رہنے پر تنبیہ فرمایا یہ ہر مسلمان کا ایمان ہے اور ہر مومن قبر کی عبادت کو شرک جانتا ہے۔

معاذ اللہ کون مومن ہوگا کہ قبر کو معبود بنائے انتہی حالانکہ برخلاف اس کے یہ امر بدیہی مثل آفتاب روشن ہے کہ مسلمان بتہ عین قبروں کو سجدے طواف نذر ومنت چڑھاتے مرادیں مانگتے ندائیں کرتے ہیں جس طرح مولوی نعیم الدین نے بھی قبر کے سامنے تقویۃ الایمان کی ضد میں مرادیں مانگنے کو شرک نہ ٹھہرایا معاذ اللہ منہ"

پھر جبکہ ائمہ کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ مکہ مکرمہ افضل ہے یا مدینہ طیبہ کیونکہ حرم منجانب اللہ تو دونوں ہی ہیں اور افضلیت بھی من وجہ دونوں میں ہے۔ بلکہ طائف کے جنگل وج کو بھی حدیث میں حرام فرمایا ہے۔ مگر جمہور ائمہ اس جانب ہیں کہ مکہ مکرمہ افضل ہے اور بعض اس طرف ہیں کہ مدینہ طیبہ افضل ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم ج ۱ ص۴۴۶ میں فرماتے ہیں:۔

"فی مکۃ والمدینۃ ایتھما افضل ومذھب الشافعی وجماھیر العلماء ان مکۃ افضل من المدینۃ وان المسجد مکۃ افضل من مسجد المدینۃ۔ قال اھل مکۃ والکوفۃ والشافعی وابن وھب وابن حبیب المالکیان مکۃ افضل۔

اور امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ جن کو مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا ص۱۱ میں شیخ المشائخ قاضی القضات اعمد الحفاظ والرواۃ لکھا ہے۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ ص۹۳ میں فرماتے ہیں:۔

قولہ الا المسجد الحرام۔ واستدل بھذا الحدیث علی تفضیل مکۃ علی المدینۃ لان الامکنۃ تشرف بفضل العبادۃ فیھا علی غیرھا مما تکون العبادۃ مرجوحۃ وھو قول الجمھور۔

اور پارہ ۷ ص۲۳۴ و ص۲۳۶ میں فرماتے ہیں:۔

ان بعض البقاع افضل من بعض ولم یختلف العلماء فی ان المدینۃ فضلاً علی غیرھا وانما اختلفوا فی الافضلیۃ بینھما وبین مکۃ۔ لاکن لا یلزم من حصول افضلیۃ المفضول فی شئ من الاشیاء ثبوت الافضلیۃ لہ علی الاطلاق۔

پھر خود ردالمحتار فقہ حنفی مسلمہ مولوی نعیم الدین کی

معجزات القرآن ... (۴۹) ... قرآن کی ... آیات ...

ج ۲ ص۱۹۱ مصری میں مرقوم ہے:۔
وفی آخر اللباب وشرحہ اجمعوا علی ان افضل البلاد مکۃ والمدینۃ زادھما اللہ تعالیٰ شرفاً وتعظیماً واختلفوا ایھما افضل فقیل مکۃ وھو مذھب ائمۃ الثلاثۃ والمروی عن بعض الصحابۃ وقیل المدینۃ وھو قول بعض المالکیۃ والشافعیۃ وھو مروی عن بعض الصحابۃ۔

اور مولوی احمد رضا خان صاحب ملفوظات حصہ دوم ص۱۱۵ میں مرقوم ہے:۔
"غرض حضور مدینہ طیبہ میں ایک نماز پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور مکہ معظمہ میں ایک لاکھ کا اس سے مکہ معظمہ کا افضل ہونا سمجھا جاتا ہے۔ ارشاد جمہور حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مدینہ طیبہ افضل ہے"۔

پس بخلاف جمہور ائمہ کے بعض مالکیہ میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کے قول کی بنا پر جو اسی اختلاف افضلیت کی فرع ہے ضریح الاقدس کو بلاخلاف بتانا کیونکر صحیح ہوگا۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ ص۶۳۲ میں مرقوم ہے:۔
استثنی عیاض البقعۃ التی دفن فیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحکی الاتفاق علی انہ افضل البقاع وتعقب بان ھذا لا یتعلق بالبحث المذکور لانہ محلہ ما یترتب علیہ الفضل للعابد وسبب تفضیل البقعۃ التی ضمت اعضاءہ الشریفۃ انہ روی ان المرء یدفن فی البقعۃ التی اخذ منھا ترابہ عندما یخلق رواہ ابن عبد البر فی اواخر تمھیدہ ومن طریق عطاء الخراسانی موقوفاً وعلی ھذا فقد روی الزبیر بن بکار ان جبرئیل اخذ التراب الذی خلق منہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تراب الکعبۃ فعلی ھذا فالبقعۃ التی ضمت اعضاءہ من تراب الکعبۃ فیرجع الفضل المذکور الی مکۃ ان صح ذلک واللہ اعلم۔

اور رد المحتار ج ۲ ص۲۳۲ میں مرقوم ہے:۔
وقد صرح التاج الفاکہی بتفضیل الارض علی السموات لحلولہ صلی اللہ علیہ وسلم بھا۔ وقال النووی الجمھور علی تفضیل السماء علی الارض۔

پس مطابق روایت امام ابن عبد البر و زبیر بن بکار رحمہما اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر زمین مکہ مکرمہ سے مخلوق ہوا اور مدفن مبارک مدینہ طیبہ میں بہرحال دونوں مقامات متبرکات کی افضلیت من وجہ متحقق ہے اور حسب تصریح علامہ شامی کے بقول جمہور ائمہ تفضیل سماء علی الارض ثابت ہوکر فضیلت عرش اعظم بھی واضح ہوگئی۔

مگر حیف ہے مولوی نعیم الدین کی بددیانتی اور تبرا گوئی پر کہ اس بناء اختلاف بقول بعض کے اپنی مرادیں مانگنے کے نشہ شرکیات میں جمہور اکابر ائمہ کرام رحمہم اللہ جن میں بقول امام نووی اہل کوفہ اور بقول شیخ الطائفہ مولوی صاحب بریلوی جمہور حنفیہ بھی ہیں۔ سب کو بدنصیب قرار دیکر خود اپنی بدنصیبی سے مولوی نعیم الدین نے اپنی دنیا اور آخرت تباہ کی۔

قولہ ص۱۵۱ رد المحتار ج ۲ ص۲۶۳ میں ہے۔
وان یاتی القبر الکریم فیسلم ویدعو ویسال اللہ الخ۔ خلاصہ یہ کہ رخصت کے وقت حاضر ہوکر سلام عرض کرے اور دعا کرے۔ یہ توفقہ کی عبارت ہے۔ قرآن کریم میں حضرت رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ تقویۃ الایمان والے کا شرک تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تعلیم فرما دیا وہ آستانہ پاک کے سامنے دعا کرنے کو شرک بتا رہا ہے۔ یہ نہیں ارشاد ہوتا کہ گنہگار مسجد میں جائیں کعبہ شریف میں آئیں اور بقول اسمٰعیل کسی کی چوکھٹ کے آگے دعا نہ مانگیں کہ یہ تقویۃ الایمان میں شرک بنایا ہے بلکہ یہ ارشاد ہے کہ آستانہ رسول پر حاضر ہوں ملخصاً بلفظہ۔

اقول۔ رد المحتار کی عبارت سے جس میں مزار مبارک پر عرض سلام کے بعد دعا وسوال اللہ تعالیٰ سے صراحتاً مرقوم ہے مگر مولوی نعیم الدین نے بلا ترجمہ مجملاً فریبانہ یا ظالمانہ خلاصہ نکالا کہ اور دعا کرے جس طرح خود اوپر تصریح کی کہ زیارت کے لئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا۔

پس اگر یہ شرکیہ روگ نہ ہوتا تو صاف مطابق اصل کے ترجمہ کیا جاتا کہ دعا وسوال اللہ تعالیٰ سے کرے پس یہ ہے شرکیات نعیمیہ کی خفیہ فریب کاری۔ علیٰ ھذا آیت وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا الخ پارہ ۵ سورہ نساء کا حکم جو بزمانہ حیات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھا نہ بعد وفات شریف۔ خود مولوی نعیم الدین کی مسلمہ مستندہ بوارق بدایونی ص۲۲۶ میں اس کا ترجمہ مرقوم ہے۔ اور "ان لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا اگر آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتے اور بخشواتا ان کو رسول تو اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان"۔

یعنی اگر وہ اپنے نفاق پر نادم ہوکر رسول کے پاس آتے اور خود بھی اللہ سے اپنی مغفرت چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی دعا مانگتا تو اللہ ان کی دعا قبول فرما لیتا۔ کیونکہ منافقین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچایا تھا اس لئے حاضر ہونے کو شرط فرمایا گیا۔ یہی اس آیت کا سیاق وسباق ہے۔ چنانچہ تفسیر مظہری ص۶۳۸ میں مرقوم ہے:۔
ای المنافقون بالنفاق والتحاکم الی الطاغوت تائبین بالاخلاص۔ بالتوبۃ عن النفاق واعتذروا الی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالاخلاص۔

پس مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ یہ نہیں ارشاد ہوتا کہ گنہگار مسجد میں جائیں کعبہ شریف میں آئیں اور بقول اسمٰعیل کسی کی چوکھٹ کے آگے دعا نہ مانگیں بلکہ یہ ارشاد ہے کہ آستانہ رسول پر حاضر ہوں:۔

کس قدر ظلم اور بے انصافی ہے کیونکہ مولانا شہید مرحوم کا یہ فرمانا کہ کسی قبر کی چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مرادیں مانگے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے:۔ بلاشبہ حق ہے۔ جسطرح علامہ شامی جو مولوی نعیم الدین کے بڑے مستند ہیں رد المحتار جلد ۲ ص۱۱۳ ایضاً مصری ص۱۳۹ میں فرماتے ہیں کہ جو اکثر عوام مزارات پر جا کر کہتے ہیں یا سیدی فلاں اگر میرا غائب آجاوے یا مریض اچھا ہو جاوے یا میری حاجت پوری ہو جاوے تو تمہارے لئے اتنا سونا اتنی چاندی اتنا کھانا اور چراغ کیلئے تیل دونگا تو یہ اس کا کفر ہے انتہی ملخصاً جس کی

تبویب القرآن۔ جدید اڈیشن۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ قرآن کی مختلف آیات مع ترجمہ یکجا جمع ہیں۔ قیمت للعہ (مجلد)

ahmadimuslim.de

فتاوی

س ع۱۷۱} کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے جوتا پہن کر نماز پڑھی اگر پڑھی تو کاہے گاہے پڑھی یا ہمیشہ پڑھی؟ (علی از سری نگر کشمیر)

ج ع۱۷۱} جوتا مثل کپڑے کے ہے۔ پاک ہے تو بے اختلاف نماز جائز ہے ناپاک ہے تو بالاتفاق ناجائز۔ اس لئے آنحضرت نے گاہے پاک جوتے میں نماز پڑھی ہے۔ حضرت انسؓ سے سوال ہوا تھا کیا آنحضرت نعلین سمیت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت انس نے کہا ہاں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری) مسئلہ تو یہی ہے لیکن جہاں اس پر عمل کرنے میں تفرقہ پیدا ہوتا ہو وہاں اس فعل کو بحکم حدیث ترک کر دینا بھی سنت ہے۔ کیونکہ فساد اور تفرقہ حرام ہے بلکہ نیکیوں کو برباد کرنے والا ہے (ھی الحالقۃ)

س ع۱۷۲} زید بعد نماز جمعہ چار رکعت پڑھتا ہے اس مقصد سے کہ اگر نماز جمعہ میں کسی قسم کا بھول ہو تو وہ نماز جمعہ کے بدلے یہ چار رکعت ظہر کی ہو جائے گی یہ چار رکعت احتیاط الظہر پڑھتا ہے۔ آیا یہ پڑھنا زید کا از روئے قرآن و حدیث صحیح ہے یا غلط؟ (سائل ثناء اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۸۸۷ ضلع مالدہ)

ج ع۱۷۲} غلط، خلاف سنت اور وہم پرستی ہے

س ع۱۷۳} گائے کی قربانی قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۷۳} قرآن مجید میں قربانی کا نام نسک ہے اور نسک کی بابت فرمایا ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (پ ۱۷۔ ع ۱۲)

یعنی ہر ایک امت کے لئے ہم (خدا) نے قربانی کا حکم دیا ہے تاکہ اللہ کا نام ذکر کریں انعام کی قسم کے چارپاؤں پر۔ لغت کی رو سے گائے انعام میں داخل ہے علی الابل والبقر والغنم۔ گائے کا نام خاص کر نہیں ذکر کیا۔ کیونکہ انعام بولنے سے گائے اس میں آجاتی ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ مسلمانوں میں بے اختلاف مروج ہے۔

س ع۱۷۴} پیروں کا ماننا از روئے قرآن و حدیث ثابت ہے یا نہیں۔ ایک حنفی مولوی مالدہ کا کہتا ہے کہ پیروں کا ماننا قرآن سے ثابت ہے دوسری وجہ پیر کا ماننا یہ ہے کہ آج اگر کسی کا کوئی مقدمہ پیش ہو تو بغیر وکیل کے مقدمہ ہو نہیں سکتا۔ اسی طرح یہ پیر ہمارے گناہ اللہ تعالیٰ سے وکالت کر کے بخشوائیں گے۔ آیا قرآن کریم اور حدیث صحیح سے ماننا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۷۴} قرآن شریف میں رسول علیہ السلام کو ہادی، مرشد اور مطاع بنانے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (پ ۳۔ ع ۱۲) میری (رسول اللہ کی) پیروی کرو خدا تم سے محبت کریگا

س ع۱۷۵} (عـ۱تا۴) کیا حدیث من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ (مسلم) صحیح ہے؟ (عـ۲) فی زمانہ قابل عمل ہے یا نہیں؟ (عـ۳) اگر نہیں تو کیوں کوئی نص صریح یا احادیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم مانع ہیں؟ (عـ۴) اگر حدیث مذکورہ قابل عمل ہے تو امام و سردار کی ستما ضرورت ملت بیضا محمدیہ میں ہے یا نہیں؟

(ابو الحسان محمد سلیمان باول ریاست نابھہ)

ج ع۱۷۵} (عـ۱تا۴) (۱) صحیح ہے۔ (۲) غیر منسوخ ہے تفصیل یہ ہے کہ امام شرعی اصطلاح میں نبی کو اور نبی کے بعد دوسرے درجہ میں اسلامی بادشاہ کو کہا جاتا ہے جیسے ارشاد ہے الامام جنۃ یقاتل من ورائہ (امام کے حکم کے ماتحت جنگ کی جائے) اس حدیث کا مطلب بہت سیدھا اور سیاسی پیچیدگیوں سے بالکل صاف ہے یعنی امام بصفت مذکورہ کسی ملک میں برسر حکومت ہو جس کا حکم نافذ ہو۔ اس ملک میں رہنے والا کوئی شخص اس کی بیعت اطاعت سے الگ رہے اور اسی علیحدگی میں مر جائے تو وہ شخص گمراہی میں مریگا کیونکہ اس نے بڑی نعمت کی ناشکری کی۔ لیکن جس ملک میں کوئی شخص ایسا امام نہ ہو وہاں دوسری حدیث کا عمل دخل ہوگا۔ اذا لم تکن جماعۃ ولا امام (بخاری) وہاں انفرادی زندگی گزارنے کا حکم ہے۔ کیونکہ عدم امام کے وقت تفرق اتصال ہو کر مسلمان بلکہ سارے انسان مختلف گروہوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ارشاد ہے فاعتزل تلک الفرق کلھا۔ ان سب پارٹیوں سے الگ ہو رہنا۔

نتیجہ ہماری اس تشریح کا نتیجہ یہ ہے کہ اہل عرب پر اس حدیث کا حکم نافذ ہے کیونکہ وہاں امیر اور امام منفذ احکام موجود ہے زادہ اللہ بنصرہ) ہم اہل ہند کے لئے دوسری حدیث واجب العمل ہے۔ ہاں نصب خلیفہ کرنے کے مکلف ہم بھی ہیں۔ کتب عقائد میں یہ مسئلہ بالتصریح لکھا ہے شرح عقائد وغیرہ ملاحظہ ہو۔ رہے آج کل کے امام اور امیر سو یہ لوگ بطور امیر سفر کے ہیں۔ ایسے امیر چند بھی ہوں حرج نہیں۔ ان کی اطاعت خاص افراد پر خاص کاموں میں ہے اس سے بڑھ کر نہیں۔ جو ان میں سے خود یا اس کا کوئی حواری اس سے زیادہ کا دعویٰ کرتا ہے وہ اپنی حد سے تجاوز کرتا ہے جس کا وہ عند اللہ جواب دہ ہوگا۔

س ع۱۷۶} (عـ۱و۲) (۱) امام و سردار کیلئے محض شرط قریشیت ہی ہے یا ما اقاموا الدین بھی؟ (عـ۲) اگر قریش ما اقاموا الدین نہ پایا جائے تو دوسری قوم میں بلحاظ ما اقاموا الدین امام و سردار ہو سکتا ہے یا نہیں؟

ج ع۱۷۶} (عـ۱و۲) قسم اول کے لئے اگر لائق قریشی مل سکے تو قریشیت بہتر ہے نہ ملے تو جو شخص بھی لائق ہو۔ الائمۃ من القریش خبر ہے انشا نہیں فافہم۔ دوسری قسم کے واسطے قومیت کوئی شرط نہیں صرف لیاقت شرط ہے۔

نوٹ ۔ جو لوگ ضرورت زمانہ بتا کر نا قابلوں کو قابل کی حیثیت میں پیش کرتے ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جوان لڑکی کی شادی کسی ناقابل شخص سے کر دے۔ ایسی شادی پر ولیمہ کی دعوت چاہے کتنی ہی شان و شوکت سے ہو مگر اغراض شادی کے لحاظ سے بالکل بے سود اور نفی کے درجے میں ہے۔

س ع۱۷۷} اگر کوئی قریش یا عوام الناس حدیث ہذا کے بوجہ تغافل و تجاہل عامل نہ ہوں تو حدیث مذکورہ بالا کو زندہ کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جاوے اگر نہیں تو کیوں؟

ج ع۱۷۷} زبان سے ترغیب اور تبلیغ کرنا۔

س ع۱۷۸} جماعت بلا امام و سردار کے بھی جماعت کا حکم رکھتی ہے یا نہیں؟ (ابو الحسان محمد سلیمان ریاست نابھہ)

ج ع۱۷۸} امام بخاری تو ایسی صورت میں جماعت کی

متفرقات

ثنائی برقی پریس امرتسر کے متعلق اطلاع

ثنائی برقی پریس امرتسر میں کام کرانے یا کسی امر کے دریافت کرنے کے متعلق جو صاحب خط و کتابت کریں وہ براہ راست منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر ہال بازار" کے نام سے کیا کریں۔ دفتر اہلحدیث اور پریس مذکور کا فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے احباب کے اس قسم کے خطوط کئی دفعہ پڑے رہتے ہیں جس سے ان کا حرج ہوتا ہے۔ لہذا نوٹ کریں کہ آیندہ اخبار اہلحدیث کے متعلق دفتر اہلحدیث میں لکھیں۔ اور پریس کے متعلق مراسلت یا ارسال زر وغیرہ پریس کے پتہ پر کیا کریں۔

نامہ نگار اصحاب | ایک ہی کاغذ پر کئی ایک باتیں لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً مضمون کے ساتھ کسی کتاب کی فرمائش یا کسی پرچہ کے نہ پہنچنے کی شکایت، یا کسی مردہ کی وفات کی اطلاع۔ ایسا کرنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ آیندہ کو ہر بات الگ کاغذ پر لکھا کریں۔ چاہے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر لکھیں۔ لیکن ہر ایک مضمون الگ ہو۔ مثلاً شکایتی کاغذ الگ، اطلاعی الگ، فرمائشی الگ وغیرہ

تلاش عزیز | ابوحفص اللہ بخش واجلی کہاں ہیں جس کسی صاحب کو علم ہو وہ براہ مہربانی راقم کو اطلاع دیں۔ (عبدالعزیز خالد۔ از سیالکوٹ میانہ پورہ مسجد شیخاں)

یاد رفتگان | آہ! مولوی سلطان احمد لاہوری جماعت اہل حدیث کے پرانے رکن، اشاعت سنت میں سرد و گرم آزمودہ، ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ اناللہ! مرحوم بڑے عیالدار تھے۔ متعدد صلبی بیٹے بیٹیاں اور نبیرے نواسے چھوڑ گئے۔

ایضاً | ایک نوجوان صالح عبدالجلیل اولاد اور دو بیویاں چھوڑ کر فوت ہو گیا۔ (خطیب محمد ایوب از سکندرآباد دکن)

ایضاً | میری بہن مہرالنساء عمر ۶۰ سال فوت ہو گئی۔ اناللہ! (محمد ثناء اللہ خریدار اہلحدیث ضلع مالدہ)

اہلحدیث | ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

معاونین اہلحدیث | کو "اہلحدیث" کی بقا کے لئے اسکے دائرہ اشاعت کو حتی الامکان وسعت دینی چاہئے تاکہ توحید و سنت کی صدا بلند ہو۔ اس میں طرفین کا فائدہ ہے۔ اس لئے ہر ایک خریدار ایک ایک نیا خریدار پیدا کرے۔ ہمسایہ اقوام اپنی اشاعت کے لئے بہت کچھ کر رہی ہیں مگر افسوس ہے کہ جس جماعت کا کام ہی صرف توحید و سنت کی اشاعت تھا وہ آج کل بالکل خاموش ہے۔

مدرسہ علوم القرآن مدینہ منورہ | کی جو رقوم دفتر ہذا میں بمد امانت جمع ہیں ان میں سے مورخہ ۲۷ جولائی ۳۶ء کو مبلغ ساٹھ روپیہ بدست مولوی عبدالرحمن صاحب آزاد سفیر مدرسہ مذکور ساکن گوجرانوالہ کو دیئے گئے۔

مقدمات میں کامیابی | احناف کی طرف سے جماعت اہل حدیث کیندڑہ پاڑہ ضلع کٹک پر جو مقدمات دائر تھے ان میں جماعت اہل حدیث کو تین عدالتوں سے فتح نصیب ہوئی الحمد للہ۔ مگر اب مخالفین نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ اس لئے اس کی پیروی بھی لازمی ہے سابقہ روپیہ فراہم شدہ خرچ ہو چکا ہے اب آخری منزل باقی ہے۔ اصحاب خیر اس دفعہ بھی امداد فرمائیں۔

راقم میر محمد شریف امین و خازن انجمن اہل حدیث کیندڑہ پاڑہ ضلع کٹک۔

ایضاً | احناف نے ہم پر دو فوجداری مقدمات دائر کر رکھے تھے۔ جن میں ہمیں کامیابی ہو گئی ہے اب ہمارا ایک مقدمہ ان پر دائر ہے۔ ناظرین اس میں کامیاب ہونے کی دعا کریں۔ عبدالغنی اینڈ برادرز رتلام۔

قانون مسجد | جو اردو و انگریزی میں بصورت کتاب چھپا ہوا ہے۔ اس کی مقدمہ مذکور میں اشد ضرورت ہے جس کسی صاحب کے پاس ہو ضرور بھیج دیں۔ کار ثواب ہے۔ (عبدالغنی مذکور)

تلاش معاش | احقر مدرسہ دیوبند کا فارغ التحصیل اور الہ آباد یونیورسٹی کا عالم بھی ہے۔ درس تدریس سے بخوبی ماہر ہے۔ ضرورت مند اصحاب مجھ سے خط و کتابت کریں (ابو عرفان محمد سلیمان بہاری موضع چھندوارہ ڈاک خانہ بھنڈاری ضلع پٹنہ)

وی پی بھیجے گئے | مندرجہ ذیل خریداران کو حسب الاعلان مورخہ ۱۹ جولائی اخبار اہلحدیث کے وی پی بھیجے گئے۔ اب مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار بہت جلد ارسال کر دیں۔ ورنہ وی پی کے واپس موصول ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک انتظار کر کے اخبار بھیجنا بند کر دیا جائیگا۔

۴۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۳۳۴ - ۴۵۳۵ - ۵۳۲۹ -
۷۵۴۵ - ۸۵۱۸ - ۸۵۳۶ - ۸۵۴۷ - ۸۵۶۸ -
۹۸۹۰ - ۹۹۶۷ - ۱۰۳۴۵ - ۱۰۶۶۲ - ۱۰۹۷۱ -
۱۰۹۷۳ - ۱۱۲۰۱ - ۱۱۴۳۴ - ۱۱۵۹۰ - ۱۱۶۸۹ -
۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۸ - ۱۱۶۹۹ - ۱۱۷۰۶ - ۱۱۸۰۳ -

قیمت جلد بھیجیں | مندرجہ ذیل حضرات کی قیمت ختم ہوئے کئی ماہ ہو چکے ہیں۔ کئی دفعہ یاددہانی کرانے کے باوجود تاحال وصول نہیں ہوئی اس لئے آخری اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۵ اگست تک قیمت ضرور بھیج دیں ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۸۱۳ - ۹۳۳۶ - ۹۶۲۴ - ۷۴۵۳ - ۸۹۷۰ -
۹۰۱۹ - ۹۲۴۲ - ۹۶۹۱ - ۱۰۳۱۴ - ۱۰۴۴۵ -
۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۱۱۶۲ - ۱۱۳۱۳ - ۱۱۵۰۲ -
۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۵۹ - ۱۱۶۶۰ - ۱۱۶۶۷ -
۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۳ -

مضامین آمدہ | عبدالعزیز۔ صوفی محمد عالم۔ محمد سلیمان عبدالعزیز ناگی۔ محمد عابد۔ مقصود حسن۔

غیر مقبولہ | تعلیم شریعت۔

جلسہ دستاربندی | مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار کا جلسہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ کو منعقد ہوا۔ جس میں دو فارغ التحصیل طلباء مولوی محمد انور و مولوی عبدالرحیم کو مدرسہ کی طرف سے دستاربندی کرائی گئی۔ (سیکرٹری مدرسہ)

جنازہ غائب | مسجد اہل حدیث حیدرآباد دکن میں لارڈ ہیڈ لے فاروق اور مولوی عبدالغفور غزنوی مرحومین کا جنازہ غائب پڑھا اور دعائے مغفرت کی۔ (یونس خان رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ)

ملکی مطلع

ملک حجاز پر مسلم مہربانوں کی نظر

یورپ میں مذہبی اور اخلاقی ہر قسم کے عیب ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ دنیا کے سارے مذاہب بالاتفاق جن کاموں کو برا جانتے ہیں وہ آج یورپ میں پائے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی یورپین قومیں ترقی پر ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے ملکی کام پر ہر طرح متفق ہیں۔ ان میں بھی پارٹیاں ہیں مگر جو پارٹی برسر اقتدار آتی ہے دوسری جو ابھی کل تک برسر حکومت تھی وہ آج کی برسر حکومت جماعت کی مدد نہ کریگی تو مخالفت بھی نہ کریگی۔ اس لئے تنازع کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ ہم ایشیائیوں خاصکر مسلمانوں میں یہ وصف نہیں۔ ان میں عام طور پر یہ پایا جاتا ہے کہ مخالف پارٹی برسرکار پارٹی کے کام میں خلل اندازی کرتی ہے۔ اور کچھ نہ ہو تو اپنے حریف کو بدنام کرنے سے تو باز نہیں رہتی۔

اس میں شک نہیں کہ ملک حجاز (حرمین شریفین) مسلمانوں کا مشترک ملک ہے گو وہاں حکومت کسی قوم کی ہو مگر روحانی تعلق سب کو برابر ہے۔ اس لئے جن دنوں ترکوں کی حکومت تھی سب مسلمان عملی ہمدردی کرتے تھے۔ مگر جب سے نجدی قوم کو خدا نے خدمت مقامات مقدسہ سپرد کی ہے ہندوستان کے قبہ پسند حضرات لگاتار مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔ اس لئے کہ انتظام اچھا نہیں؟ نہیں بلکہ اس لئے کہ نجدیوں نے توحید کے نشے میں تمام قبے گرا دیئے جو توحید میں خلل انداز تھے۔ جہاں مسلمان غیر اللہ کے آگے سربسجود ہوتے تھے۔ پس اس فعل پر ساری خفگی ہے ہمارا معاصر اخبار "سیاست" لاہور اس مخالفت میں پیش پیش ہے۔ چنانچہ اسی اخبار کی تحریک سے کانپور میں چند بریلوی خیال کے قبہ پسند علماء کرام نے جمعیۃ العلماء کے نام سے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

"مرکز اسلام کو خطرۂ عظیم

مرکزی جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ ملک حجاز و نجد ابن سعود اور انگریزی کمپنی کے معاہدہ تعدین پر کامل غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ یہ معاہدہ مرکز اسلام حرمین شریفین کے لئے ایک شدید سیاسی خطرہ ہے اور اس جلسہ کی رائے میں حجاز کی مذہبی و سیاسی آزادی میں صریح مداخلت ہے اور اس لئے اس سے مذہب و سیاست کے خلاف جو خطرناک نتائج برآمد ہونگے ان کی ذمہ واری معاہدہ کرنے والے فریقین پر عائد ہوگی۔ پس یہ جلسہ اس معاہدہ کے برخلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور اس کے خلاف ایک موثر و وسیع لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے یہ قرار دیتا ہے کہ اس معاہدہ کی اردو و انگریزی کاپیاں ممبران اسمبلی و اراکین کونسل اور ہر خیال و مشرب کے علماء و زعما کے نام بھیج کر استصواب رائے کیا جائے اور اس کے بعد ایک اہم کانفرنس میں جس میں ہر خیال کے مسلمان شریک ہوں اس معاہدہ کے خلاف عملی کاروائی کرنے کے لئے موثر قدم اٹھایا جائے"

(ریاست لاہور۔ ۲۶ جولائی ۳۵ء ملک)

اہلحدیث کاش ہمارے معزز علماء اس معاہدہ کو خود دیکھتے اور اس کے الفاظ نقل کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس معاہدہ میں حرمین شریفین داخل ہی نہیں۔ پہاڑوں میں پٹرول اور تیل مٹی وغیرہ کی تلاش کا ٹھیکہ ایک امریکن کمپنی کو دیا گیا ہے وہ بھی ماورائے حجاز۔ اس پر ان لوگوں کو رنج کیوں ہے؟ رنج اس لئے ہے کہ عرب کے پہاڑوں سے اگر یہ چیزیں مل گئیں تو حکومت نجدیہ کو بڑی قوت حاصل ہوگی جو ان برادران اسلام کو ناگوار ہے کیونکہ ان کا اصول وہی ہے جو کسی عربی شاعر نے اپنی قوم کا حال بیان کرتے ہوئے بتایا ہے ؎

صُمٌّ اِذَا سَمِعُوْا خَیْرًا ذُکِرْتُ بِہٖ
وَاِنْ ذُکِرْتُ بِشَرٍّ عِنْدَھُمْ اَذِنُوْا

میری قوم جب میری کوئی اچھی بات سنتی ہے تو کان سے بہری ہو جاتی ہے اور جب کوئی برائی سنتی ہے تو ہمہ تن گوش ہو جاتی ہے۔

اس جماعت کی نیک نیتی کا ثبوت اتنا ہی کافی ہے کہ جب حکومت حجاز کی یمنی حکومت (جو زیدی فرقہ کی نیم شیعہ ہے) سے جنگ چھڑ گئی تو اہل سنت والجماعت کے یہ ارکان دل سے متمنی تھے کہ نجدیوں کو شکست ہو۔ کیوں؟ اسلئے کہ

ہم نہ پہنچیں اپنے مطلب کو نہ پہنچیں پر خدا
یہ نہ منظور ہے کہ مطلب غیر کا پورا ہوا

آخر جو ہوا دنیا نے دیکھ لیا۔ اب جو تجویز یہ حضرات کرینگے اس کا انجام بھی دیکھ لینگے۔ انشاء اللہ۔

ریاست مالیرکوٹلہ

پنجاب میں ایک اسلامی ریاست ہے۔ موجودہ والی ریاست کے والد نواب ابراہیم علی خان صاحب بڑے نیک دل حاکم تھے۔ دو عالم مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی (امرتسری) اور مولوی نظام الدین صاحب مرحوم ان کے مصاحب رہتے تھے۔ ریاست میں بالکل معمولی عملہ تھا۔ ایک تحصیلدار، ایک عدالتی (حاکم) اور خود مرحوم۔ محکمہ اپیل اور بس۔ محاصل کل اڑھائی لاکھ سالانہ تھے۔ نہ کوئی شراب کی دکان تھی نہ نشہ نہ قماربازی۔ رعایا سب خوش و خرم تھی۔ موجودہ نواب صاحب نے ریاست کو ترقی دی شراب کے ٹھیکے دیئے اور دکانیں جاری ہوئیں۔ سٹے سے بڑی آمدنی ہوئی۔ قماربازی کی اجازت ملی بے انتظامی اور فضول خرچی کے باعث ریاست مقروض ہوگئی۔ نواب صاحب کا وظیفہ مقرر ہوگیا۔ محاصل کی جانچ پڑتال کے لئے انگریزی حکومت نے ایک افسر مقرر کر دیا۔ آج کل ریاست میں بڑا فساد ہے ہندوؤں نے (شاید کسی دشمن کے بہکانے سے) آرتی کرنا (گانا بجانا) نماز مغرب کے ساتھ ہی شروع کر دیا۔ مسلمانوں نے فریاد کی۔ نواب صاحب نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے مسلمانوں کو نماز مغرب کے لئے مساجد میں جانے سے روک دیا۔ مسلمانوں نے اس حکم کو اپنے دین کی ہتک جان کر حکم عدولی کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان پٹے اور سینکڑوں داخل جیل ہوئے ابھی ان مظلوموں کی رستگاری کا فیصلہ نہ ہوا تھا کہ اخبارات میں خبر آگئی کہ نواب صاحب مع اہل و عیال ریاست

لہ بعد میں خبر آگئی کہ سب مسلمان رہا کر دیئے گئے اور آرتی کا وقت بعد

مالیر کوٹلہ چھوڑ گئے۔ ایسی حالت زار میں برضی خود گئے ہیں تو شان حکومت کے خلاف ہے اور اگر باشارہ حکومت اعلیٰ گئے ہیں تو اس شعر کا مصداق ہے ؎

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

اٹلی اور ابی سینیا

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں ہم بتا چکے ہیں کہ بوجہ ہجرت اولیٰ ہم کو ابی سینیا (حبشہ) سے خاص تعلق ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہمیں دلچسپی ہے آج ایک مضمون کا اقتباس اس غرض سے درج کیا جاتا ہے۔ (اہلحدیث)

"یہ امر صاف ظاہر ہے کہ اگر ابی سینیا کے مختلف نسلی اور مذہبی طبقے متحد ہو کر اٹلی کا زبردست مقابلہ کریں تو اسے نہ صرف ایک طویل عرصہ کے لئے جد و جہد کرنی پڑے بلکہ اسے یہ جدو جہد نہایت ہی مہنگی پڑے۔ اس وقت ابی سینیا میں غیر ممالک اور خاصکر اٹلی کے خلاف بے اعتمادی اور بدگمانی کا زبردست جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور لوگوں میں اپنے وقار اور اپنی شان کو برقرار رکھنے کا حد سے بڑھ کر خیال ہے۔ تمام ملک متحد ہو رہا ہے۔ یہ اندازہ لگانا ناممکن ہے کہ طویل جنگ میں یہ اتحاد قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ کم از کم اتنا ضرور ہوگا کہ اٹلی کو اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں کئی مشکلات پیش آئیں گی۔ جب تک ابی سینیا میں پھوٹ نہ ہو میگدالہ کی طرف ہماری پیشقدمی اور ایری ٹیرین میدان پر اٹلی کا قبضہ ناممکن ہے۔ مینلیک (شاہ حبش) نے اپنی زبردست شخصیت اور بے شمار سامان جنگ اور اپنی فوجی قابلیت کے باعث ابی سینیا کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر اپنا تسلط قائم رکھا۔ اس نے تمام مسلح اور غیر مسلح صوبجات کو متحد بنا کر ایک عظیم الشان سلطنت قائم کر لی۔ اور خانہ بدوش قبائل کو اپنے ماتحت کر لیا۔ مگر اس کی موت کے بعد کئی موقعوں پر نفاق انگیز طاقتیں رونما ہوئیں۔ لیکن اگر اب بھی تمام ابی سینیا متحد ہو جائے تو اٹلی کو کئی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ ابی سینیا کو فوجی سپاہیوں کی جو بہادری اور ہوشیاری میں اطالوی سپاہیوں سے کم نہ ہوں گے۔ کمی نہ ہوگی۔ البتہ اتنی تکلیف ضرور ہوگی کہ ابی سینیا میں ذرائع آمد و رفت اچھے نہیں۔ اس لئے ایک مقام پر ایک لاکھ سے زیادہ فوجی سپاہیوں کا اکٹھا ہونا مشکل ہو جائے گا اور وہ بھی زیادہ عرصہ تک وہاں نہیں رہ سکیں گے کیونکہ مقامی خوراک کا ذخیرہ اس کے لئے ناکافی ثابت ہوگا۔

سامان جنگ اس کے علاوہ فوج کو صرف رائفلوں سے ہی مسلح کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی پرانے نمونوں کی اور خراب حالت میں ہیں۔ موجودہ زمانہ کی رائفلوں اور مشین گنوں و دیگر سامان حرب کی ملک میں بہت کمی ہے۔ بارود وغیرہ کی بہم رسانی بہت محدود ہے۔ نیز ابی سینیا کے لوگ اتنے اچھے نشانہ باز بھی نہیں۔ ان کی طبیعت جنگجوانہ واقع ہوئی ہے۔ مگر انہیں موجودہ زمانہ کے جنگی ہتھیاروں سے کام لینا نہیں آتا۔ اس لئے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنی پرانی روایات پر ہی قائم رہے تو ان کے کامیابی حاصل کرنے کے امکانات بہت کم ہوں گے اور جب تک دشمن ملک غلطیاں نہ کرلے۔ ان کے لئے مشین گنوں اور رائفلوں کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اطالوی افریقہ اور یورپ میں کئی لڑائیاں لڑ چکے ہیں اور وہ فن سپاہ گری کے ماہر ہیں۔ اور ابی سینیا کے محض چند ہزار سپاہی ایسے ہونگے جنہوں نے یورپین طرز کی فوجی تعلیم و تربیت حاصل کی ہوئی ہوگی ان کے لئے طویل عرصہ تک اپنی حفاظت کرنا مشکل ہوگا کیونکہ سامان جنگ اور رسد کی باقاعدہ بہم رسانی ناممکن ہوگی۔ لیکن اگر ابی سینیا کی فوج نے اکے دکے اور بے قاعدہ حملے کرنے شروع کر دیئے تو اطالوی فوج کا ایک جگہ پر ڈٹ کر لڑنا مشکل ہو جائیگا۔

اطالوی نقطۂ نگاہ اگر اس تمام معاملہ کو اطالوی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو کسی ایسی مہم کی جس کا جلدی سے فیصلہ ہو سکے کوئی توقع نہیں۔ چونکہ سڑکیں اور آمد و رفت کے دیگر ذرائع خراب ہیں۔ اس لئے برسات کے موسم میں مہم کو جاری رکھنا اور بھی مشکل ہو جائیگا اگر اٹلی کو جبوتی ریلوے کے استعمال کا موقعہ مل جائے تو اس کا کام نہایت آسان ہو سکتا ہے۔ لیکن اس حالت میں اسے اپنی بستیوں میں اپنے طاس قائم کرنے پڑیں گے۔" (پرتاپ لاہور ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۳)

لاہوری مسلمان

قضیہ مسجد شہید لاہور میں مسلمانان لاہور ناکام ہو کر آپس میں لڑنے لگ گئے۔ جماعت احرار کے خلاف عموماً ہر جگہ مخالفت اور بدگوئی کی جا رہی ہے۔ اخبار سیاست بلکہ احرار کا حامی اخبار "زمیندار" بھی احرار کے مخالف ہو گئے ہیں۔ انا للہ! ایسی صورت میں جتنی بھی ناکامی ہو قرآن مجید کی صداقت ہے جس کا ارشاد ہے۔ لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ تَذْهَبَ رِيحُكُمْ بعد کی خبر ہے کہ سب پارٹیاں متفق ہو گئی ہیں۔ (خدا کرے)

سرکاری اعلان

پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ اور ۲۱ جولائی کو گولی چلنے اور پولیس اور فوج کی جمعیت کے ساتھ لوگوں کی مڈبھیڑ سے جو اشخاص مقتول و مجروح ہوئے ہیں ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جس کے ارکان حسب ذیل ہیں۔ (۱) کرنل ایچ۔ کے راونٹری ایم۔ سی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (چیئرمین) (۲) میاں عبد العزیز بیرسٹرایٹ لا (۳) خلیفہ شجاع الدین بیرسٹرایٹ لا۔ (۴) خانصاحب میاں امیر الدین۔ (۵) مسٹر کے۔ ڈی۔ ایف۔ مورٹن۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ (سیکرٹری)

کمیٹی سول سرجن کے دفتر واقع کچہری روڈ لاہور میں روزانہ اپنا اجلاس کریگی اور جن اشخاص کو مقتولین و مجروحین کی تعداد کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ تعطیلات کے علاوہ کسی روز ۹ اور ۱۱ بجے قبل دوپہر کے درمیان کمیٹی کے روبرو حاضر ہوں۔ پنجاب گورنمنٹ پہلے ہی اعلان کر چکی ہے کہ کوئی شخص جو خود زخمی ہو یا نہ ہو کمیٹی کے روبرو آئیگا اس پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔

مقتولین و مجروحین کی جو فہرست سر دست حکام کے پاس موجود ہے اس کا ملاحظہ صاحب سول سرجن کے دفتر میں معمولی اوقات دفتر کے اندر کیا جاسکتا ہے۔

لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء

فضل الٰہی
ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

ہیضہ کے واسطے امرت دہارا سے بڑھکر دوا نہیں

آج کل ہمیشہ پاس رکھو!

کہ وقت بیوقت بہت سے خرچ تکلیف اور دکھ سے بچاوے۔ نقلوں سے بچو! تاکہ بھروسہ کر کے سخت حالتوں میں پچھتانا نہ پڑے ہیضہ کے دنوں میں ذرا بھی طبیعت خراب ہو پیٹ کی کوئی خرابی ہو فوراً ہیضہ کا شک ہو جاتا ہے آج کل ویسے ہی دن ہیں ذرا سے کھانے پینے کی بدپرہیزی سے طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ امرت دھارا فوراً ان تکالیف کو دور کر دیتی ہے۔ اگر ہیضہ (ایشور نہ کرے) شروع ہو جاوے تو بھی امرت دھارا فوراً شروع کر دو۔ تمام تکالیف فوراً دور ہونگی۔ اگر کسی سخت حالت میں دست وقے بند نہ ہوتے ہوں کمزوری بہت ہوگئی ہو اور تکلیف کم ہوتی نظر نہ آتی ہو تو فوراً **پران داتا** کی گولی دیدو۔ ایک ہی گولی سے دست وقے اکثر بند ہو جاتے ہیں۔ دونو ادویات پاس رکھو اور پھر ایشور کی کرپا سے کوئی خطرہ نہیں رہتا ہے۔

قیمت امرت دہارا سالم شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ۔ قیمت پران داتا صرف ۵ اگولی ایک روپیہ

سینکڑوں راؤں میں سے ایک ایک کا خلاصہ

(۴۸۵)

(**امرت دھارا**) جناب لالہ مول چند صاحب بادھ لالہ گیان چند صاحب سب اوور سیر تحریر فرماتے ہیں:۔ ہماری پن چکیوں کے اللہ صاحب کے لڑکے کو ہیضہ ہو گیا سب گھبرائے۔ میں نے وہاں جا کر نہ معری ڈھونڈی صرف پانی میں ہی ۳ بوند دیدیں۔ پلاتے ہی فوراً آرام ہو گیا۔

(**پران داتا**) جناب محمد دین حافظ علی صاحبان ضلع بلہاری دکن سے لکھتے ہیں:۔ آپ نے ہیضہ کے لئے جو پران داتا بھیجی تھی اس کا استعمال کیا گیا۔ سچ ہے ایشور نے آپ کی دوائی میں عجب اثر رکھا ہے۔ خدا اس کا بدلہ دیوے۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ **المشتہر منیجر** امرت دہارا اوشدھالیہ امرت دہارا بھون امرت دہارا روڈ۔ امرت دہارا ڈاکخانہ لاہور امرت دھارا ۲۳ لاہور

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

۱۲/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی وقادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵/ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۵/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) **محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر**

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب

۲۶/

ناظرین کرام آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے۔ جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم نفخ ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال، پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ ہماری مشہور ہر دلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں۔ جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ قیمت فی ڈبہ ۸/ محصول ۵/ زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں۔ جگہ تنگ ہونیسے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

سرمہ نور العین

عہ/

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ/

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

سیف اللہ۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سوانحعمری۔ قیمت ۸/ ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

مومیائی ۲۳ / ۱۵

مصدقۂ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
بدن کو زیر اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جہاں یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت،
بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
(۸۸۶) فی چھٹانک ؏۔ آدھ پاؤ ے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول
ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر ونگل
"آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر
آیا۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمایئے" (یکم جون ۱۹۳۵ء)
جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور "میں نے کئی
حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور
آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو
آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش
صاحب کے نام بھیجیں" (۲۲ جون ۱۹۳۵ء)
جناب محمد اسحاق صاحب آرہ "میں نے آپکی مومیائی
کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک
منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۸ جون ۱۹۳۵ء)
منگانے کا پتہ:- **حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر**
دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۱۵ / ۱

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۱۵ / ۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۲۷۵ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بے نظیر دوا ہے۔ جبکہ سینکڑوں روپیہ کی دوا یا
اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے
تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا،
نگاہ کی کمزوری، دھند، ککرے، انکھ جلنی، پرانی لالی،
جالا، پھلی، چھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند
دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی
محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک
پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار
کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ ؏ مع
خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ؏ تولہ۔
سرمہ سفید قسم اعلیٰ اچھے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے
مرکب بنائت سریع الاثر قیمت ۱۰ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:- منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ہر خاص وعام کو اطلاع
پانچسو روپیہ کا نقد انعام
طلا نو ایجاد رجسٹرڈ ؏ ۱۱

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری جو شخص اس طلا
کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام
دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور
جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا
ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ
بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے
ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا
سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس
کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے
ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ
بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی
طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔
قیمت ایک بکس ؏
پتہ:- **ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب جج صاحب بہادر مطالبہ خفیفہ بٹالہ
نمبر مقدمہ ۳۰۳ بابت ۱۹۳۵ء
لالہ گنیا... ولد سوہن لال کھتری سیٹھ سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ
بنام سلطان ولد خدا بخش ذات راجپوت سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ
دعویٰ ۳۵/-
مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سلطان مذکور
تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش
ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سلطان مذکور جاری
کیا جاتا ہے کہ اگر سلطان مذکور تاریخ ۲ / ۸ / ۳۵ کو
مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی
نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی
آج بتاریخ ۲۳ / ۷ / ۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت
کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز کو ضیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیوٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔	(مینیجر)

دانت

نو ایجاد کرشمہ ایم اے رجسٹرڈ

پین لیس توتھ ایکسٹریکٹر پانچ بوند لگانے سے ہلتا اور بغیر ہلتا ہوا داڑھ دانت بلا تکلیف اور نہایت آسانی سے نکل آتا ہے بالکل بے ضرر ہے۔ اور اسے خواہ ہاتھ سے اٹھا لیجئے۔ قیمت فی تولہ شیشی ۱ علاوہ محصول ڈاک

پتہ۔ ایم۔ اے کیمیکل ورکس رجسٹرڈ کھپلا گیٹ اوجھیانی (بدایوں) یو۔ پی

شائقین عطریات و اہلحدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا۔ مکمل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا۔

عطر گلاب۔ کیوڑہ۔ حنا۔ مشک حنا۔ خس۔ چنبیلی۔ موتیا۔ وغیرہ فی تولہ ۱۲ار۔ عہ۔ عہ۔ ۶ سے عہ تک۔ روح خس فی تولہ ۶۔ ے۔ عہ۔ روغن چنبیلی۔ بیلا۔ گل روغن وغیرہ فی سیر عہ۔ ۶ ے۔ للعہ۔ عہ۔ ے۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔

پتہ یہ ہے:۔

نور الحسن انوار الحسن

کارخانہ عطر قنوج۔ یو۔ پی

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس سید سجاد حسین صاحب جعفری

ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

ڈسٹرکٹ جج بہادر سرکار ریاست مالیر کوٹلہ

بابو سنگھ پسر دین سنگھ جٹ سکنہ موضع بابیوال تحصیل احمد گڑھ۔ عذردار۔

بنام جیوا پسر سندر جٹ سکنہ موضع بھوگیوال ڈگریدار۔ تلسی پسر سریا رام قوم اگروال سکنہ سنگرور مدیون۔ معذوران۔

درخواست عذردار کابرائے واگذاری جگہ مقروقہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں تلسی مدیون کے نام چند دفعہ نوٹس جاری ہوئے مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ عذردار نے درخواست مع بیان حلفی پیش کی ہے کہ تلسی مدیون دانستہ روپوش ہے اور لاپتہ ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار بنا تلسی پسر سریا قوم اگروال سکنہ سنگرور مدیون۔ عذردار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتقرر ۱۱۔ اگست ۱۹۳۵ء کو حاضر ہو کر وجہ ظاہر کرو کہ کیوں جگہ مقروقہ قرقی سے واگذار نہ کی جاوے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم	مہر عدالت

حیات طیبہ

سوانحعمری مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں آپکا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کی وجہ اور لڑائیوں کا مفصل ذکر ہے۔ ہر مسلمان کے قابل مطالعہ کتاب ہے۔

قیمت ۱۲؍۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب تفاسیر

مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) } بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول "القرآن یفسر بعضہ بعضا" کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ کاغذ، کتابت، طباعت نہایت اعلیٰ۔ قیمت للعہ

تفسیر ثنائی (اردو) } یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی:۔ سورہ آل عمران و نساء۔ جلد ثالث:۔ سورہ مائدہ، انعام، اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل۔ جلد خامس:۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء۔ جلد ششم از شعراء تا صافات۔ جلد ہفتم از صافات تا سورہ نجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے اور کل سٹ کی قیمت عہ ۱۲ روپے۔

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

عربی زبان میں اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے۔ شروع میں مقدمہ درج ہے۔ جس میں علم معانی و بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں۔ اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے ان کے نمبر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ار

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔	ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

(۴۸۷)

ahmadimuslim.de

کتب متعلقہ اہل حدیث

مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

اہل حدیث کا مذہب - اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر - کتابت، طباعت عمدہ - قیمت ۶/

تقلید شخصی و سلفی - جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا قیمت صرف ۵/

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دے کر فرقہ اہل قرآن کا منہ بند کیا گیا ہے - دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں سے ثابت کیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے - اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات کی تردید کی گئی ہے - قیمت ۳/

آمین رفع یدین - ہر دو مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ دونوں مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں - قیمت ۱/

علم الفقہ - اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ میں قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں - کتابت طباعت اعلیٰ - قیمت ۱/

فقہ اور فقیہ - اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے کتابت طباعت عمدہ - قیمت ۳/

تنقید تقلید - یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں - جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں - یہ رسالہ مسئلہ تقلید میں بے نظیر ہے - کتابت طباعت عمدہ قیمت ۵/

فتوحات اہل حدیث - ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے - ہندوستان کی ہائیکورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے - قیمت چار آنے

اجتہاد و تقلید - اس رسالہ میں بھی مسئلہ تقلید شخصی پر نئے انداز سے عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا - قیمت چھ آنے (۶/)

(تصنیفات دیگر مصنفین) سجدہ تعظیم - اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کر دیا گیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں اور مجوزین کے تمام دلائل کا خاطر خواہ جواب دیا ہے - قابل دید ہے - قیمت ۶/

صراط مستقیم - یہ کتاب حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمہ نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی - جس کا اردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے - مصنف موصوف نے مباحث تصوف و سلوک پر ایسا فاضلانہ قلم اٹھایا ہے کہ طریقت کے ادق مسائل روشنی میں آ گئے ہیں اور ساتھ ساتھ ان امور شرکیہ اور بدعیہ کی تردید کرتے ہوئے جو گمراہ پیر اور فقیر تصوف کے رنگ میں جہلا کے سامنے پیش کرتے ہیں ثابت کر دکھایا ہے کہ شریعت و طریقت دو متضاد چیزیں نہیں ہیں - بلکہ ایک ہی شجر توحید کے پھل اور پھول ہیں - لکھائی چھپائی عمدہ - کاغذ نفیس - قیمت صرف ۱۲/ -

فتاویٰ نذیریہ - حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ تمام سوالات کا جواب قرآن و حدیث کی رو سے ہے - دو ضخیم جلدیں ہیں - قیمت بجائے ۸ کے ۷ روپے

ہدایۃ المعتدی فی القراۃ للمقتدی (اردو) مصنفہ مولانا عبد العزیز رحیم آبادی - اس رسالہ میں الحمد کی فرضیت کو کمال درجہ بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ دیکھنے والے کو بجز سر تسلیم خم کرنے کے کوئی چارہ نہیں - مانعین کے جوابات بھی کافی طور پر دیئے ہیں جس کا جواب مخالفین سے آج تک نہیں پڑا -

عقائد اہلحدیث مع فتاویٰ - اس کتاب میں [illegible] ہے - اہل حدیث کے عقائد کا مجملاً و مفصلاً بیان کیا [illegible] مذہب چلا آ رہا ہے - فرقہ ناجیہ اہلحدیث ہی ہے مذہب [illegible] کی تردید - کتب حدیث اور [illegible] متعلق سرکردہ علماء احناف دیوبندی مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہ کے اقوال - ان [illegible] میلاد تیجہ - چہلم - مولود اور عرس کو بدعت ثابت کیا ہے - قیمت ۲/ [illegible] - کتاب ہذا جو سات جلدوں تک طبع ہو چکی ہے - مذہب اہلحدیث کے صحیح مسائل کی [illegible] حاوی ہے - قیمت فی جلد ۲/

القول المبین - مصنفہ مولوی غلام علی صاحب امرتسری - اس رسالہ میں تقلید شخصی کا بطلان آیات بینات و احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے قیمت ۲/

خیر الکلام فی رفضیۃ الفاتحۃ خلف الامام بجواب رسالہ اتباع سید الانام فی عدم وجوب القراۃ خلف الامام مع رسائل اربعہ - اس میں فاتحہ خلف الامام کی فرضیت ثابت کرتے ہوئے چاروں مسائل سینہ پر ہاتھ باندھنا - تراویح - آمین بالجہر - رفع یدین پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے - قیمت ۲/

معیار حق - مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی - یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ الآراء تصنیف ہے - جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے بفضلہ تعالیٰ کتاب ہذا آج تک لاجواب ہے اور مقلدین سے جواب نہیں بن پڑا - قیمت ۱۲/

ہدایت المسلمین فی جواب المقلدین - اس رسالہ میں فاتحہ خلف الامام رفع یدین آمین بالجہر - سینہ پر ہاتھ باندھنے - گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت وغیرہ بہت مسائل مفصل و مدلل بیان کئے گئے ہیں - قیمت ۲/

محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا -

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

Delhi